چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ	مکمل با محاورہ ترجمہ	مختصر حواشی	آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن

عَلٰی

كَنزُ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

12

www.dawateislami.net

رزق کی ذمہ داری اور علمِ الٰہی کا بیان

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ[1]	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ[2]	رِزْقُهَا
اور	نہیں	کوئی جاندار	زمین میں	مگر	اللّٰه (کے ذمۂ کرم) پر	اس کا رزق (ہے)

اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللّٰه کے ذمۂ کرم پر نہ ہو

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ

وَ	يَعْلَمُ	مُسْتَقَرَّهَا	وَ	مُسْتَوْدَعَهَا	كُلٌّ
اور	وہ جانتا ہے	اس کا ٹھکانہ	اور	اسے سپرد کئے جانے کی جگہ	سب کچھ

اور وہ ہر ایک کے ٹھکانے اور سپرد کئے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب کچھ

آسمان و زمین کی تخلیق کا مقصد

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۞	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور

ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں موجود ہے ۞ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ

الْاَرْضَ	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	وَّ	كَانَ	عَرْشُهٗ	عَلَى الْمَآءِ[3]	لِيَبْلُوَكُمْ
زمین (کو)	چھ دن میں	اور	تھا	اس کا عرش	پانی پر	تاکہ وہ آزمائے تمہیں

زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا (تمہیں پیدا کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ

موت کے بعد اٹھائے جانے کا کفار کا جواب

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ

اَيُّكُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا	وَ	لَئِنْ	قُلْتَ	اِنَّكُمْ
تم میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (کے اعتبار سے)	اور	ضرور اگر	تم کہو	بیشک تمہیں

تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور اگر تم کہو: (اے لوگو!) تمہیں

1...... ہر وہ جانور جو زمین پر چلتا ہو اسے ”دابۃ“ کہتے ہیں اور عرف میں چوپائے کو ”دابۃ“ کہتے ہیں جبکہ آیت میں اس سے مطلقاً جاندار مراد ہے لہٰذا انسان اور تمام حیوانات اس میں داخل ہیں۔ 2...... اس سے مراد یہ ہے کہ جانداروں کو رزق دینا اور ان کی کفالت کرنا اللّٰه تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لازم فرما لیا ہے اور وہ اپنے فضل و رحمت سے اس کے خلاف نہیں فرماتا۔ 3...... اس کا معنی یہ ہے کہ عرش اور پانی کے درمیان کوئی دوسری چیز نہ تھی اگرچہ دونوں میں فاصلہ تھا یعنی یہ کہ عرش اسی مقام میں تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں آسمان کے اوپر اور پانی اسی جگہ تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں زمین کے نیچے اگرچہ اس وقت سات آسمان اور سات زمینیں نہ تھیں۔

www.dawateislami.net

مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

مَّبْعُوْثُوْنَ	مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ	لَيَقُوْلَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ
اٹھایاجائے گا	مرنے کے بعد	بیشک ضرور کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفرکیا	نہیں

مرنے کے بعد اٹھایاجائے گاتو کافرضرور کہیں گے کہ

هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷	وَ	لَئِنْ	اَخَّرْنَا	عَنْهُمُ	الْعَذَابَ
یہ	مگر	کھلا جادو	اور	ضرور اگر	ہم مؤخر کردیں	ان سے	عذاب

یہ (قرآن) توکھلا جادو ہے ○ اور اگر ہم ان سے کچھ گنتی کی مدت تک کے لئے

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ	لَّيَقُوْلُنَّ	مَا	يَحْبِسُهٗ	اَلَا	يَوْمَ
کچھ گنی ہوئی مدت تک	(تو)ضرور کہیں گے	کس چیز نے	روکا ہواہے اسے	خبردار	(جس)دن

عذاب میں دیر کردیں توضرور کہیں گے: کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ خبردار! جس دن

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

يَاْتِيْهِمْ	لَيْسَ	مَصْرُوْفًا	عَنْهُمْ	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
وہ آئے گا ان پر	نہیں	پھیرا جائے گا	ان سے	اور	گھیر لے گا	ان کو

وہ عذاب ان پر آئے گا تو ان سے پھیرا نہیں جائے گا اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑاتے تھے

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ ع وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ (1)	وَ	لَئِنْ	اَذَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنَّا
وہ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور اگر	ہم چکھادیں	انسان (کو)	اپنی طرف سے

وہی ان کو گھیرے ہوئے ہوگا ○ اور اگر ہم انسان کو اپنی

عذاب میں دیر دیکھ کر کفار کا مذاق اور انکار کا اظہار

نعمت چھن جانے پر انسان کی مایوسی اور ناشکری

ع ۲

(1)...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا ہلاکت کا سبب ہے، اس لئے ہر عقلمند انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے ڈرتا رہے اور اس کے عذاب سے کبھی بے خوف نہ ہو۔ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "میری عزت کی قسم! میں اپنے کسی بندے پر نہ دو خوف جمع کروں گا اور نہ دو امن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں قیامت کے دن اسے امن دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے امن میں رہے گا تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلا کروں گا۔(کنز العمال، ۲/۲۸۳، الحدیث: ۵۸۷۸، الجزء الثالث)

www.dawateislami.net

مصیبت کے بعد نعمت ملنے پر انسان کا فخر و تکبر

رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿۹﴾

رَحْمَةً	ثُمَّ	نَزَعْنٰهَا	مِنْهُ	اِنَّهٗ	لَيَـُٔوْسٌ	كَفُوْرٌ ﴿۹﴾
رحمت	پھر	ہم چھین لیں اسے	اس سے	(تو) بیشک وہ	ضرور بڑا مایوس	ناشکرا (ہو جاتا ہے)

کسی رحمت کا مزہ دیں پھر وہ رحمت اس سے چھین لیں تو بیشک وہ بڑا مایوس اور ناشکرا (ہو جاتا) ہے ○

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

وَ	لَئِنْ	اَذَقْنٰهُ	نَعْمَآءَ	بَعْدَ ضَرَّآءَ	مَسَّتْهُ
اور	ضرور اگر	ہم چکھا دیں اسے	نعمت	(اس) مصیبت کے بعد	(جو) پہنچی اسے

اور اگر ہم مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی ہو اسے نعمت کا

لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ

لَيَقُوْلَنَّ	ذَهَبَ	السَّيِّاٰتُ	عَنِّيْ	اِنَّهٗ
(تو) ضرور کہے گا	چلی گئیں، دور ہو گئیں	برائیاں	مجھ سے	بیشک وہ

مزہ دیں تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہو گئیں بیشک وہ (اس وقت)

صبر کرنے والے نیک لوگوں کا استثناء اور ان کا صلہ

لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾ لا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ

لَفَرِحٌ	فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا (1)	وَ
ضرور بہت خوش ہونے والا	تکبر کرنے والا (ہو جاتا ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور

بہت خوش ہونے والا، فخر و تکبر کرنے والا ہو جاتا ہے ○ مگر جنہوں نے صبر کیا اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	مغفرت	اور	بڑا ثواب (ہے)

اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○

(1) ...... نعمت چھن جانے پر صبر کرنا اور راحت ملنے پر شکر کرنا اور بہرصورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے، لیکن افسوس! یہاں اوپر کی آیات میں بیان کیا گیا کفار کا طرزِ عمل آج بعض مسلمانوں میں بھی نظر آ رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے لیتا ہے تو یہ اس قدر افسردہ اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبانیں کفر تک بکنا شروع کر دیتی ہیں اور جب ان میں سے کسی پر آئی ہوئی مصیبت اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے تو وہ لوگوں پر فخر و غرور کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے۔

www.dawateislami.net

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جذبۂ تبلیغ اور کفار کے اعتراضات کا جواب

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَ

فَلَعَلَّكَ	تَارِكٌۢ(۱)	بَعْضَ	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	وَ
تو کیا تم	چھوڑنے والے (ہو)	(اس میں سے) کچھ	جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور

تو کیا تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے تم اس میں سے کچھ چھوڑ دو گے اور

ضَآىٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ

ضَآىٕقٌۢ	بِهٖ	صَدْرُكَ	اَنْ	يَّقُوْلُوْا	لَوْ لَاۤ	اُنْزِلَ
تنگ ہونے والا (ہے)	اس کے سبب	تمہارا سینہ، دل	کہ	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتارا گیا

اس پر تمہارا دل اس وجہ سے تنگ ہو جائے گا کہ وہ کہتے ہیں: ان پر

عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

عَلَيْهِ	كَنْزٌ	اَوْ	جَآءَ	مَعَهٗ	مَلَكٌؕ	اِنَّمَاۤ اَنْتَ
اس پر	کوئی خزانہ	یا	(کیوں نہیں) آتا	اس کے ساتھ	کوئی فرشتہ	تم صرف

کوئی خزانہ کیوں نہیں اترتا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا؟ تم تو

نَذِيْرٌؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌؕ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

نَذِيْرٌ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ
ڈر سنانے والے (ہو)	اور	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں

ڈر سنانے والے ہو، اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○ کیا یہ کہتے ہیں:

مخالفین کو قرآن کی مثل دس سورتیں بنا کر لانے کا چیلنج

افْتَرٰىهُؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ

افْتَرٰىهُ	قُلْ	فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ	مِّثْلِهٖ	مُفْتَرَيٰتٍ
اس نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو	تم کہو	تو لے آؤ دس سورتیں	اس کے جیسی	خود سے بنائی ہوئی

یہ قرآن نبی نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: (اگر یہ بات ہے) تو تم (بھی) ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ

(1)...... اس آیت کی تفسیر میں علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسالت کی ادائیگی میں کمی کرنے والے نہیں اور اُس نے اُنہیں اس سے معصوم فرمایا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں تبلیغِ رسالت کی تاکید فرمائی ہے اور اس تاکید میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکینِ خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ اُن کا مذاق اڑانا تبلیغ کے کام میں خلل نہیں ڈال سکتا۔

www.dawateislami.net

دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طلبگاروں کا انجام

وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۳﴾

وَّ	ادْعُوْا	مَنِ اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۳﴾
اور	بلالو	جسے (بلانے کی) تم طاقت رکھتے ہو	اللہ کے سوا	اگر	تم ہو	سچے

اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلالو ○

فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ

فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا	لَكُمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّمَاۤ	اُنْزِلَ	بِعِلْمِ اللّٰهِ	وَ
تو اگر وہ جواب نہ دے سکیں	تمہیں	تو جان لو	کہ	اسے اتارا گیا ہے	اللہ کے علم سے	اور

تو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اتارا گیا ہے اور

اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ

اَنْ	لَّاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾	مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ (1)
یہ کہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کیا	تم	ماننے والے (ہو)	جو	چاہتا ہے

(جان لو) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ○ جو دنیا کی زندگی

الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ

الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	وَ	زِیْنَتَهَا	نُوَفِّ	اِلَیْهِمْ	اَعْمَالَهُمْ
دنیا کی زندگی	اور	اس کی زینت	ہم پورا دیں گے	ان کی طرف	ان کے اعمال (کا بدلہ)

اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ

فِیْهَا وَ هُمْ فِیْهَا لَا یُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ لَیْسَ

فِیْهَا	وَ	هُمْ	فِیْهَا	لَا یُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	لَیْسَ
اس (دنیا) میں	اور	وہ	اس میں	کمی نہ کئے جائیں گے	یہ	وہ لوگ ہیں جو	نہیں ہے

دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا ○ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے

(1)...... جو شخص اپنے نیک اعمال سے دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو اور اپنی کم ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو تو ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور جو اعمال اُنہوں نے طلبِ دُنیا کے لئے کئے ہیں ان کا اجر صحت و دولت، وسعتِ رزق اور کثرتِ اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کردیں گے اور ان اعمال کے اجر میں کمی نہ کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دنیا کی طلب اور اس کی زیب و زینت اور آرائش پانے کی خاطر نیک اعمال کرتے ہیں انہیں ان اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی مختلف انداز سے دے دیا جاتا ہے لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔

www.dawateislami.net

رضائے الٰہی کے طلبگاروں کا بیان

لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا

لَهُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	النَّارُ	وَ	حَبِطَ	مَا	صَنَعُوْا	فِیْهَا
ان کے لئے	آخرت میں	مگر	آگ	اور	برباد ہوگیا	جو	انہوں نے کیا	اس (دنیا) میں

آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا

وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَیِّنَةٍ

وَ	بٰطِلٌ	مَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾	اَفَمَنْ	كَانَ	عَلٰى بَیِّنَةٍ[1]
اور	باطل ہوئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	تو کیا جو	ہو	روشن دلیل پر

وہ سب برباد ہوگیا اور ان کے اعمال باطل ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهٖ وَ یَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ

مِّنْ رَّبِّهٖ	وَ	یَتْلُوْهُ	شَاهِدٌ	مِّنْهُ	وَ	مِنْ قَبْلِهٖ
اپنے رب کی طرف سے	اور	پیچھے آئے اس پر	ایک گواہ	اس (اللہ) کی طرف سے	اور	اس سے پہلے

روشن دلیل پر ہو اور اللہ کی طرف سے اس پر ایک گواہ آئے اور

كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ

كِتٰبُ مُوْسٰۤى	اِمَامًا	وَّ	رَحْمَةً	اُولٰٓىٕكَ	یُؤْمِنُوْنَ
موسیٰ کی کتاب (موجود ہے)	(جو) پیشوا	اور	رحمت (ہے)	یہ لوگ	ایمان لاتے ہیں

اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو پیشوا اور رحمت ہے۔ وہ لوگ اس پر

منکرینِ قرآن کا انجام

بِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ

بِهٖ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِهٖ	مِنَ الْاَحْزَابِ	فَالنَّارُ
اس (قرآن) پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا	تمام گروہوں میں سے	تو آگ

ایمان لاتے ہیں اور تمام گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے تو آگ

[1] ...... بعض مفسرین کے نزدیک "روشن دلیل" سے وہ دلیلِ عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور "جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے" اس سے وہ یہودی مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے، جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور "گواہ" سے مراد قرآنِ پاک ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک "روشن دلیل" سے مراد قرآنِ پاک اور "جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے" اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا اہلِ ایمان اور "گواہ" سے مراد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

www.dawateislami.net

مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ

مَوْعِدُهٗ	فَلَا تَكُ	فِیْ مِرْیَةٍ	مِّنْهُ[1]	اِنَّهُ	الْحَقُّ
اس کے وعدے کی جگہ (ہے)	تو تُو نہ ہو	شک میں	اس سے متعلق	بیشک وہ	حق (ہے)

اس کا وعدہ ہے۔ تو اے سننے والے! تجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہ ہو۔ بیشک یہ

اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کی بروزِ قیامت رسوائی

مِنْ رَّبِّكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ

مِنْ رَّبِّكَ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تیرے رب کی طرف سے	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور	کون	زیادہ ظالم

تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور اس سے بڑھ کر

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُعْرَضُوْنَ

مِمَّنِ	افْتَرٰی	عَلَی اللّٰهِ	كَذِبًا	اُولٰٓىِٕكَ	یُعْرَضُوْنَ
(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یہ لوگ	پیش کیے جائیں گے

ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ یہ لوگ اپنے رب کے حضور

عَلٰی رَبِّهِمْ وَ یَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ

عَلٰی رَبِّهِمْ	وَ	یَقُوْلُ	الْاَشْهَادُ	هٰۤؤُلَآءِ	الَّذِیْنَ
اپنے رب پر (کے حضور)	اور	کہیں گے	گواہی دینے والے	یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے

پیش کیے جائیں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

کفار کے تین بڑے جرم

كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ الَّذِیْنَ

كَذَبُوْا[2]	عَلٰی رَبِّهِمْ	اَلَا	لَعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾	الَّذِیْنَ
جھوٹ بولا تھا	اپنے رب پر	خبردار	اللہ کی لعنت (ہے)	ظالموں پر	وہ لوگ جو

اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو ○ وہ جو

1 ...... یہاں دینِ اسلام کے صحیح ہونے اور قرآنِ پاک کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کے بارے میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے، یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لانے والوں کے لئے آخرت میں جو آگ کا وعدہ ہے، اس میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔ 2 ...... بروزِ قیامت ساری مخلوق کے سامنے کفار و منافقین کی بڑی رسوائی ہوگی، حدیثِ پاک میں ہے کہ روزِ قیامت کفار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ بولا تھا اور ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ (بخاری، ۳/۲۴۶، الحدیث: ۴۶۸۵، مسلم، ص ۱۴۸۱، الحدیث: ۵۲(۲۷۶۸))

www.dawateislami.net

یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ

یَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	یَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا(1)	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ
روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھا پن	اور	وہ	آخرت کا

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں اور وہی لوگ آخرت کا

هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓىٕكَ لَمْ یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ

هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾	اُولٰٓىٕكَ	لَمْ یَكُوْنُوْا	مُعْجِزِیْنَ	فِی الْاَرْضِ	وَ
وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	یہ لوگ	نہیں ہیں	عاجز کرنے والے	زمین میں	اور

انکار کرنے والے ہیں ○ وہ زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہیں اور

مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ۘ یُضٰعَفُ لَهُمُ

مَا كَانَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ اَوْلِیَآءَ	یُضٰعَفُ	لَهُمُ
نہیں ہے	ان کے لئے	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	بڑھا دیا جائے گا	ان کے لئے

اللہ کے سوا ان کے کوئی مددگار بھی نہیں ہیں۔ ان کے لئے عذاب کو

الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

الْعَذَابُ	مَا كَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ	السَّمْعَ(2)	وَ	مَا كَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾
عذاب	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	سننے (کی)	اور	نہ وہ دیکھتے تھے

کئی گنا بڑھا دیا جائے گا۔ وہ نہ تو سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے ○

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ

اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ
یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں	اپنی جانیں	اور	گم ہوگئے	ان سے

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈال دیا اور ان سے ان کے بہتان

کافروں کیلئے کئی گنا عذاب اور آخرت کا خسارہ

وقف لازم

1 ...... اس آیت میں وہ کفار و مشرکین بھی شامل ہیں جو ایمان کا سیدھا راستہ چھوڑ کر کفر والا ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہ مرتدین بھی شامل ہیں جو قرآن کی معنوی تحریف کرکے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور عام مسلمانوں کے خلاف راستہ اختیار کرتے ہیں اور آیات کے وہ معنی کرتے ہیں جو متواتر معانی کے خلاف ہیں اگر انہیں آخرت کا ڈر ہوتا تو یہ جراءت کبھی نہ کرتے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی بھلائی کی بات سن کر نفع نہیں اُٹھاتے اور نہ وہ آیاتِ قدرت کو دیکھ کر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

www.dawateislami.net

جنتی لوگوں کا بیان

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	هُمُ
جو	وہ بہتان باندھتے تھے	یقیناً	بیشک وہ	آخرت میں	وہی

گم ہو گئے ○ یہ لوگ لازمی طور پر آخرت میں

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ (1)	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل

الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

الصّٰلِحٰتِ	وَ	اَخْبَتُوْۤا	اِلٰى رَبِّهِمْ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ
اچھے ،نیک	اور	عاجزی کی، رجوع کیا	اپنے رب کی طرف	یہی لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ

کئے اور انہوں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو یہی لوگ جنتی ہیں، وہ

مومنین و کفار میں فرق

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ

فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾	مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ	كَالْاَعْمٰى	وَ	الْاَصَمِّ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	دونوں گروہوں کی مثال	(ایسی ہے) جیسے (ایک) اندھا	اور	بہرا

اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ دونوں فریقوں کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو

وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

وَ	الْبَصِيْرِ	وَ	السَّمِيْعِ	هَلْ	يَسْتَوِيٰنِ	مَثَلًا
اور	(دوسرا) دیکھنے والا	اور	سننے والا	کیا	دونوں برابر ہیں	حالت (میں)

اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا۔ کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟

1 ...... اپنی اُخروی بھلائی اور بہتری کے مقابلے میں دنیا کی بھلائی اور بہتری کو ترجیح دینا انتہائی خسارے کا باعث ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی زیادہ کوشش کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر اور وہ معمولی سی دنیاوی منفعت کے بدلے میں اپنا دین بیچ ڈالے گا۔(مسلم، ص۷۳، الحدیث: ۱۸۶(۱۱۸))

www.dawateislami.net

ع ۳

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۲۴ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۲۴	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖۤ
تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۲۵ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

اِنِّیْ	لَكُمْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۲۵	اَنْ	لَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
(انہوں نے کہا) بیشک میں	تمہارے لئے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	کہ	تم نہ عبادت کرو	مگر

(انہوں نے فرمایا) میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللہ کے سوا

اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۲۶ فَقَالَ

اللّٰهَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۲۶ [1]	فَقَالَ
اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	دردناک دن کے عذاب (کا)	تو کہا

کسی کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ تو اس کی

کافر سرداروں کے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رسالت پر تین اعتراضات

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	مَا نَرٰىكَ	اِلَّا
سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	مگر

قوم کے کافر سردار کہنے لگے: ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا

بَشَرًا	مِّثْلَنَا [2]	وَ	مَا نَرٰىكَ	اتَّبَعَكَ	اِلَّا
آدمی	اپنے جیسا	اور	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	(کہ کسی نے) پیروی کی ہو تمہاری	مگر

سمجھتے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہاری پیروی صرف

1 ...... دردناک دن سے مراد یا تو قیامت کا دن ہے یا طوفان آنے کا دن اور دن کو مجازی طور پر دردناک اس لئے فرمایا گیا کہ دردناک عذاب اس دن نازل ہو گا۔

2 ...... اس گمراہی میں بہت سی اُمتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآنِ پاک میں جا بجا ان کے تذکرے ہیں، اس اُمت میں بھی بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے ادبی سے بشر کہتے اور ہمسری کا فاسد خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے اور ہدایت عطا فرمائے۔

www.dawateislami.net

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم سے خطاب

الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ وَ مَا نَرٰی

الَّذِیْنَ	هُمْ	اَرَاذِلُنَا (1)	بَادِیَ الرَّاْیِ	وَ	مَا نَرٰی
ان لوگوں نے جو	وہ	ہمارے سب سے کمینے (ہیں)	سرسری نظر (سے)	اور	ہم نہیں دیکھتے

ہمارے سب سے کمینے لوگوں نے سرسری نظر دیکھ کر بغیر سوچے سمجھے کرلی ہے اور ہم

لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

لَكُمْ	عَلَیْنَا	مِنْ فَضْلٍ (2)	بَلْ	نَظُنُّكُمْ	كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ
تمہارے لئے	اپنے اوپر	کوئی فضیلت	بلکہ	ہم گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹے	فرمایا

تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ○ فرمایا:

یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ

یٰقَوْمِ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّیْ	وَ
اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور

اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور

اٰتٰىنِیْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ

اٰتٰىنِیْ	رَحْمَةً	مِّنْ عِنْدِهٖ	فَعُمِّیَتْ	عَلَیْكُمْ
اس نے دی ہو مجھے	رحمت	اپنے پاس سے	پھر وہ پوشیدہ کردی گئی ہو	تمہارے اوپر

اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو پھر تم (خود ہی) اسے دیکھنے سے اندھے رہو

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا	وَ	اَنْتُمْ	لَهَا	كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ
(تو) کیا ہم زبردستی مسلط کردیں تم پر اسے	اور (حالانکہ)	تم	اسے	ناپسند کرنے والے (ہو)	اور

تو کیا میں تمہیں اس (کو قبول کرنے) پر مجبور کروں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ ○ اور

1 ...... کمینوں سے اُن کی مراد وہ لوگ تھے جو اُن کی نظر میں گھٹیا پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کا یہ قول خالصتاً جہالت پر مبنی تھا کیونکہ انسان کا حقیقی مرتبہ دین کی پیروی اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے جبکہ مال و منصب اور پیشے کو اس میں دخل نہیں، دیندار، نیک سیرت، پیشہ ور کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔ 2 ...... ان کا یہ قول بھی جہالت پر مبنی تھا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بندے کے لئے ایمان و طاعت فضیلت کا سبب ہے نہ کہ مال و ریاست۔ حیرت کی بات ہے کہ یہی سابقہ جاہلیت ہمارے زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ گمراہ یا فاسق لوگ عموماً مالدار ہوتے ہیں جبکہ دیندار لوگ =

www.dawateislami.net

يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا

يٰقَوْمِ	لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مَالًا	اِنْ	اَجْرِیَ	اِلَّا
اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی مال	نہیں	میرا اجر	مگر

اے قوم! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا اجر تو

عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ

عَلَى اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اَنَا	بِطَارِدِ (1)	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اِنَّهُمْ
اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	نہیں	میں	دور کرنے والا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	بیشک وہ

اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور نہیں کروں گا بیشک یہ

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٩﴾

مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَ	لٰكِنِّیْۤ	اَرٰىكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٩﴾
ملنے والے (ہیں)	اپنے رب (سے)	اور	لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ

اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم لوگوں کو بالکل جاہل قوم سمجھتا ہوں ○

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

وَ	يٰقَوْمِ	مَنْ	يَّنْصُرُنِیْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ
اور	اے میری قوم	کون	مدد کرسکے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر

اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور کردوں تو مجھے اللہ سے

طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

طَرَدْتُّهُمْ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣٠﴾	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ
میں دور کردوں انہیں	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	اور	میں نہیں کہتا	تم سے

کون بچائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ

کفر سرداروں کے
اعتراضات کا جواب

=غریب اور پھر یہی فاسق و گمراہ لوگ غریبوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

1 ...... قوم نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکالنے کا مطالبہ کیا تھا جس پر حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے انہیں یہ جواب دیا، اس سے معلوم ہوا کہ دیندار غریبوں کو حقیر سمجھنا کفار کا طریقہ ہے، اس میں ہمارے زمانے کے ان مالداروں کے لئے بڑی عبرت ہے جو غریب علماء کرام، طلباءِ دین، مبلغین وغیرہ کو دو کوڑی کی عزت دینے کو تیار نہیں ہوتے، چندہ بھی دینا ہو تو دس چکر لگوا کر اور ماتھے پر تیوری چڑھا کر دیں گے اور دینے کے بعد انہیں اپنا نوکر سمجھیں گے۔ حضرت نوح عَلَيْهِ=

www.dawateislami.net

عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ

عِنْدِیْ	خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ [1]	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ	الْغَیْبَ	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ
میرے پاس	اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	میں نہیں کہتا

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں خود ہی غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں

غریب مسلمانوں کو حقیر سمجھنے کا جواب

اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ

اِنِّیْ	مَلَكٌ	وَّ	لَاۤ اَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	تَزْدَرِیْۤ
(کہ) بیشک میں	فرشتہ (ہوں)	اور	میں نہیں کہتا	ان لوگوں کے بارے میں جنہیں	حقیر سمجھتی ہیں

کہ میں فرشتہ ہوں اور میں ان غریب مسلمانوں کے بارے میں جنہیں تمہاری نگاہیں

اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًاؕ اَللّٰهُ

اَعْیُنُكُمْ	لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ	اللّٰهُ	خَیْرًا	اَللّٰهُ
تمہاری نگاہیں	ہرگز نہیں دے گا انہیں	اللہ	کوئی بھلائی	اللہ

حقیر سمجھتی ہیں یہ نہیں کہتا کہ اللہ ہرگز انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ

اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا

اَعْلَمُ	بِمَا	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	اِنِّیْۤ	اِذًا
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	ان کے دلوں میں (ہے)	(اگر ایسا کہوں تو) بیشک میں	اس وقت

خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں ایسی بات کہوں تو

قوم کا مطالبۂ عذاب اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۞۳۱ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۞۳۱	قَالُوْا	یٰنُوْحُ	قَدْ	جٰدَلْتَنَا
ضرور ظالموں میں سے (ہوں گا)	انہوں نے کہا	اے نوح	بیشک	تم نے جھگڑا کیا ہم سے

ضرور میں ظالموں میں سے ہوں گا ۞ انہوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا

== الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جواب سے پیر صاحبان، علماء و خطباء کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مالداروں کو اپنے قرب میں جگہ دینا، ان کی فرمائش پر فوراً ان کے گھر حاضر ہو جانا جبکہ غریبوں کو خود سے کچھ فاصلے پر رکھنا اور ان کی بار بار کی فریادوں کے باوجود بھی ان پر شفقت نہ کرنا درست نہیں اور نہ ہی ان حضرات کے شایانِ شان ہے۔

[1] ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم نے آپ پر تین اعتراضات کئے تھے، پہلا یہ کہ "تم ہم سے زیادہ مالدار نہیں ہو" اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کب کہا ہے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ دوسرا یہ کہ "تمہاری پیروی ہمارے حقیر و کمتر لوگوں نے کی ہے" اس کے ==

www.dawateislami.net

کفار کا ایک الزام اور اس کا جواب

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ

فَاَكْثَرْتَ	جِدَالَنَا	فَاْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَآ	اِنْ	كُنْتَ
تو تم نے بہت کرلیا	ہم سے جھگڑا	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں دیتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اور بہت زیادہ جھگڑا کرلیا ہے تو اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی وعیدیں

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	اِنَّمَا	يَاْتِيْكُمْ بِهِ	اللّٰهُ	اِنْ	شَآءَ [1]	وَ
سچوں میں سے	فرمایا	صرف	لائے گا تمہارے اوپر اسے	اللہ	اگر	اس نے چاہا	اور

تم ہمیں دیتے رہتے ہو ○ (نوح نے) فرمایا: وہ عذاب تمہارے اوپر اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے گا اور

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ

مَآ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَا يَنْفَعُكُمْ	نُصْحِيْٓ	اِنْ
نہیں	تم	(اسے) عاجز کرسکنے والے	اور	نفع نہ دے گی تمہیں	میری نصیحت	اگر

تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکو گے ○ اور اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں تو تب بھی

اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ

اَرَدْتُّ	اَنْ	اَنْصَحَ	لَكُمْ	اِنْ	كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ	اَنْ	يُّغْوِيَكُمْ
میں چاہوں	کہ	خیر خواہی کروں	تمہاری	اگر	اللہ چاہتا ہو	کہ	وہ گمراہ کردے تمہیں

میری نصیحت تمہیں نفع نہیں دے گی اگر اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہو۔

هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

هُوَ	رَبُّكُمْ	وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ
وہ	تمہارا رب (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا	وہ کہتے ہیں

وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا یہ کہتے ہیں کہ

═جواب میں فرمایا کہ میں نے کب یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں غیب جانتا ہوں اور اس بنا پر میں چن چن کر بندوں کا انتخاب کروں گا۔ تیسرا یہ کہ "تم ہمارے جیسے ہی آدمی ہو" اس کے جواب میں فرمایا کہ میں نے تم سے کب یہ کہا تھا کہ میں فرشتہ ہوں کہ اس دعوے کی وجہ سے تمہیں اعتراض کا موقع مل گیا۔

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ کفر یا بدعملی پر عذاب آنا ضروری نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے۔

www.dawateislami.net

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غیب کی خبر

ع ۳ ۲

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا

افْتَرٰىهُ	قُلْ	اِنِ افْتَرَيْتُهٗ	فَعَلَيَّ	اِجْرَامِيْ	وَ	اَنَا
اس نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو	اگر میں خود بنالوں اسے	تو مجھ پر (ہے)	میرا جرم	اور	میں

یہ اس نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے بنا (بھی) لیا ہو تو میرا جرم صرف مجھ پر ہے اور میں

بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ

بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	اُوْحِيَ	اِلٰى نُوْحٍ[1]	اَنَّهٗ
بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم جرم کرتے ہو	اور	وحی بھیجی گئی	نوح کی طرف	کہ

تمہارے جرم سے بیزار ہوں ○ اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ

لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ

لَنْ يُّؤْمِنَ	مِنْ قَوْمِكَ	اِلَّا	مَنْ	قَدْ	اٰمَنَ
ہرگز ایمان نہیں لائے گا	تمہاری قوم میں سے	مگر	وہ جو	بیشک (پہلے)	ایمان لاچکا

تمہاری قوم میں سے مسلمان ہوجانے والوں کے علاوہ کوئی اور (اب) مسلمان نہیں ہوگا

کشتی بنانے کا حکم اور کافروں کی سفارش کی ممانعت

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ۚۖ وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا

فَلَا تَبْتَئِسْ	بِمَا	كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	اصْنَعِ	الْفُلْكَ	بِاَعْيُنِنَا
تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	بناؤ	کشتی	ہمارے سامنے

تو تم اس پر غم نہ کھاؤ جو یہ کررہے ہیں ○ اور ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے

وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ

وَ	وَحْيِنَا	وَ	لَا تُخَاطِبْنِيْ	فِي الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
اور	ہمارے حکم (سے)	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے	ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	ظلم کیا

کشتی بناؤ اور (اب) ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا۔

[1] ...... اس آیت میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ خبر دی گئی ہے کہ ان کی قوم کے جو لوگ کفر پر اڑے ہوئے ہیں ان کا ایمان قبول کرنا محال ہے لہٰذا ان کے ایمان قبول کرنے کی توقع نہ رکھیں۔ ایمان لانے والے حضرات کی تعداد مفسرین کے بیان کے مطابق تقریباً اَسّی (80) تھی۔

www.dawateislami.net

کشتی بنانے پر قوم کا مذاق اڑانا
اور اس کا جواب

اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ ۣ وَ كُلَّمَا مَرَّ

اِنَّهُمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	يَصْنَعُ(1)	الْفُلْكَ	وَ	كُلَّمَا	مَرَّ
بیشک وہ	غرق کئے جائیں گے	اور	وہ بناتا رہا	کشتی	اور	جب کبھی	گزرتے

بیشک انہیں ضرور غرق کیا جائے گا ○ اور نوح کشتی بناتے رہے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے

عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ

عَلَيْهِ	مَلَاٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ	سَخِرُوْا	مِنْهُ	قَالَ
اس پر (کے پاس سے)	سردار	اس کی قوم میں سے	(تو) وہ ہنسی اڑاتے	اس سے (کی)	فرمایا

جب کبھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تو ان کا مذاق اڑاتا۔ (نوح نے) فرمایا:

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا

اِنْ	تَسْخَرُوْا	مِنَّا	فَاِنَّا	نَسْخَرُ	مِنْكُمْ	كَمَا
اگر	تم ہنسی اڑاتے ہو	ہم سے (ہماری)	تو بیشک ہم	ہنسی اڑائیں گے	تم سے (تمہاری)	جیسے

اگر تم ہمارے اوپر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم بھی تم پر ایسے ہی ہنسیں گے جیسے

تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ؕ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ يَّاْتِيْهِ	عَذَابٌ
تم ہنسی اڑا رہے ہو	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب

تم ہنستے ہو ○ تو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے

يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

يُّخْزِيْهِ	وَ	يَحِلُّ	عَلَيْهِ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾(2)
جو ذلیل و رسوا کردے گا اسے	اور	(کون ہے کہ) اترتا ہے	اس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب

جو اسے ذلیل و رسوا کردے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ○

(1) ...... مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی، ایک قول کے مطابق اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اُونچائی تیس گز تھی۔ اس میں تین درجے بنائے گئے تھے۔ نیچے والے درجے میں جنگلی جانور، درندے اور حشرات الارض تھے۔ درمیانی درجے میں چوپائے وغیرہ اور اوپر والے درجے میں خود حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، آپ کے ساتھی اور حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جسد مبارک اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا، پرندے بھی اُوپر والے درجہ میں ہی تھے۔

(2) ...... پہلے عذاب سے دنیا میں غرق ہونے کا عذاب مراد ہے اور دوسرے عذاب سے مراد آخرت میں جہنم کا عذاب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

عذاب کی نوعیت اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہدایت

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ

حَتّٰۤی	اِذَا	جَآءَ	اَمْرُنَا	وَ	فَارَ	التَّنُّوْرُ (1)	قُلْنَا	احْمِلْ
یہاں تک کہ	جب	آگیا	ہمارا حکم	اور	ابلنے لگا	تنور	(تو)ہم نے فرمایا	سوار کرلو

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور اُبلنے لگا تو ہم نے فرمایا: ہر جنس میں سے

فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ

فِیْهَا	مِنْ كُلٍّ	زَوْجَیْنِ	اثْنَیْنِ	وَ	اَهْلَكَ
اس (کشتی) میں	ہر (جنس میں) سے	ایک جوڑا (یعنی نر و مادہ)	دو عدد	اور	اپنے گھر والوں (کو)

(نر اور مادہ کا) ایک ایک جوڑا اور جن پر (عذاب کی) بات پہلے طے ہوچکی ہے

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ

اِلَّا	مَنْ (2)	سَبَقَ	عَلَیْهِ	الْقَوْلُ	وَ	مَنْ	اٰمَنَ	وَ
مگر	وہ جو	پہلے (طے) ہوچکی	اس پر	بات	اور	(اسے سوار کرلو) جو	ایمان لایا	اور

ان کے سوا اپنے گھر والوں کو اور اہلِ ایمان کو کشتی میں سوار کرلو اور

کشتی میں سواری

مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۴۰﴾ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا

مَاۤ اٰمَنَ	مَعَهٗۤ	اِلَّا	قَلِیْلٌ ﴿۴۰﴾	وَ	قَالَ	ارْكَبُوْا	فِیْهَا
ایمان نہیں لائے	اس کے ساتھ	مگر	تھوڑے	اور	کہا	سوار ہوجاؤ	اس میں

ان کے ساتھ تھوڑے لوگ ہی ایمان لائے تھے ○ اور (نوح نے) فرمایا: اس میں سوار ہوجاؤ۔

قرء حفص بفتح الميم وامالة الراء ١٣

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ

بِسْمِ اللّٰهِ	مَجْرٖىهَا	وَ	مُرْسٰىهَا	اِنَّ	رَبِّیْ	لَغَفُوْرٌ
اللہ کے نام پر (ہے)	اس کا چلنا	اور	اس کا ٹھہرنا	بیشک	میرا رب	ضرور بخشنے والا

اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر ہے۔ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس تنور سے روئے زمین مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے یہی تنور مراد ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔

2 ...... ان سے مراد حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی واعلہ ہے جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیٹا کنعان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ہلاکت کا بھی فیصلہ فرمادیا۔

www.dawateislami.net

کشتی کی روانی اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیٹے کو پکار

رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ قف وَ

رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾	وَ	هِيَ	تَجْرِيْ	بِهِمْ	فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ (1)	وَ
مہربان (ہے)	اور	وہ	چل رہی تھی	ان کے سمیت	پہاڑوں جیسی موجوں میں	اور

مہربان ہے ○ اور وہ کشتی انہیں پہاڑ جیسی موجوں کے درمیان لے کر چل رہی تھی اور

نَادٰى نُوْحُ ٰ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ

نَادٰى	نُوْحُ ٰ ابْنَهٗ	وَ	كَانَ	فِيْ مَعْزِلٍ	يّٰبُنَيَّ	ارْكَبْ
پکارا	نوح (نے) اپنے بیٹے (کو)	اور	وہ تھا	ایک کنارے میں	اے میرے بیٹے	سوار ہو جا

نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس (کشتی) سے (باہر) ایک کنارے پر تھا: اے میرے بیٹے! تو

بیٹے کا جواب اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ

مَّعَنَا	وَ	لَا تَكُنْ	مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾	قَالَ	سَاٰوِيْۤ
ہمارے ساتھ	اور	تو نہ ہو	کافروں کے ساتھ	اس نے کہا	میں ابھی پناہ لے لیتا ہوں

ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ○ بیٹے نے کہا: میں ابھی کسی پہاڑ کی

اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ

اِلٰى جَبَلٍ	يَّعْصِمُنِيْ	مِنَ الْمَآءِ	قَالَ	لَا عَاصِمَ	الْيَوْمَ
پہاڑ کی طرف	وہ بچا لے گا مجھے	پانی سے	فرمایا	کوئی بچانے والا نہیں	آج

پناہ لے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ (نوح نے) فرمایا: آج اللہ کے عذاب سے

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ	وَ	حَالَ
اللہ کے حکم (عذاب) سے	مگر	(وہی بچے گا) جس پر	اس نے رحم فرما دیا	اور	حائل ہو گئی

کوئی بچانے والا نہیں مگر (وہی بچے گا) جس پر وہ رحم فرمادے اور ان کے درمیان میں

1 ...... جب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو چالیس دن اور رات آسمان سے بارش برستی رہی اور زمین سے پانی اُبلتا رہا۔ پانی پہاڑوں سے اونچا ہو گیا یہاں تک کہ ہر چیز اس میں ڈوب گئی اور ہوا اس شدت سے چل رہی تھی کہ اس کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند اونچی لہریں بلند ہو رہی تھیں۔

www.dawateislami.net

عذاب سے اختتامی معاملات

بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ

بَيْنَهُمَا	الْمَوْجُ	فَكَانَ	مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾	وَ	قِيْلَ (1)	يٰۤاَرْضُ
ان کے درمیان	موج، لہر	تو وہ ہو گیا	غرق کئے جانے والوں میں سے	اور	کہا گیا	اے زمین

لہر حائل ہو گئی تو وہ بھی غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا ○ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین!

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَ

ابْلَعِيْ	مَآءَكِ	وَ	يٰسَمَآءُ	اَقْلِعِيْ	وَ	غِيْضَ	الْمَآءُ	وَ
نگل جا	اپنا پانی	اور	اے آسمان	تھم جا	اور	خشک کر دیا گیا	پانی	اور

اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور

قُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا

قُضِيَ	الْاَمْرُ	وَ	اسْتَوَتْ	عَلَى الْجُوْدِيِّ	وَ	قِيْلَ	بُعْدًا
پورا کر دیا گیا	کام	اور	کشتی ٹھہر گئی	جودی (پہاڑ) پر	اور	فرما دیا گیا	دوری (ہے)

کام تمام ہو گیا اور وہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور فرما دیا گیا: ظالموں

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بیٹے سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾	وَ	نَادٰى	نُوْحٌ	رَّبَّهٗ	فَقَالَ
ظلم کرنے والے لوگوں کے لئے	اور	پکارا	نوح (نے)	اپنے رب (کو)	تو عرض کی

کے لئے دوری ہے ○ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا تو عرض کی:

رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ

رَبِّ	اِنَّ	ابْنِيْ	مِنْ اَهْلِيْ	وَ	اِنَّ	وَعْدَكَ
اے میرے رب	بیشک	میرا بیٹا (بھی)	میرے گھر والوں میں سے (تھا)	اور	بیشک	تیرا وعدہ

اے میرے رب! میرا بیٹا بھی تو میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ

(1)...... جب حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کو حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور آسمان کو حکم فرمایا گیا کہ اے آسمان! تھم جا۔ پھر پانی خشک کر دیا گیا اور یوں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کی ہلاکت کا کام پورا ہو گیا۔ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی کشتی چھ مہینے زمین میں گھوم کر جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی، یہ پہاڑ موصل یا شام کی حدود میں واقع ہے۔ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

www.dawateislami.net

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تربیت

اَلْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ

اَلْحَقُّ	وَ	اَنْتَ	اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾	قَالَ	یٰنُوْحُ	اِنَّهٗ	لَیْسَ
سچا(ہے)	اور	تو	سب سے بڑا حاکم (ہے)	فرمایا	اے نوح	بیشک وہ	نہیں

سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ○ (اللہ نے) فرمایا: اے نوح! بیشک وہ

مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْــٴَـلْنِ مَا

مِنْ اَهْلِكَ (1)	اِنَّهٗ	عَمَلٌ	غَیْرُ صَالِحٍ	فَلَا تَسْــٴَـلْنِ	مَا
تیرے گھر والوں میں سے	بیشک وہ (اس کا)	عمل	اچھا نہیں	تو تم سوال نہ کرو مجھ سے	(اس کا) جو

تیرے گھر والوں میں ہرگز نہیں، بیشک اس کا عمل اچھا نہیں، پس تم مجھ سے اس بات کا

لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ

لَیْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ	اِنِّیْۤ	اَعِظُكَ	اَنْ	تَكُوْنَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	علم	بیشک میں	نصیحت فرماتا ہوں تجھے	کہ	تم (نہ) ہو

سوال نہ کرو جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ تو ان لوگوں میں سے

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا

مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ

مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾	قَالَ (2)	رَبِّ	اِنِّیْۤ	اَعُوْذُ	بِكَ	اَنْ
نادانوں میں سے	عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	پناہ چاہتا ہوں	تیری	کہ

نہ ہو جو جانتے نہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ

اَسْــٴَـلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ

اَسْــٴَـلَكَ	مَا	لَیْسَ	لِیْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	اِلَّا تَغْفِرْ
مانگوں تجھ سے	وہ (چیز) جو	نہیں ہے	مجھے	اس کا	علم	اور	اگر تو مغفرت نہ فرمائے

تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں میں سے ہرگز نہ تھا یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ان گھر والوں میں سے نہ تھا جن کی آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ نجات کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نجات کیلئے صرف نسبی قرابت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کیلئے ایمان شرط ہے۔ 2 ......اس آیت میں حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مقامِ رضا بالقضاء پر فائز ہونے کا بڑا پیارا اظہار ہے کہ سگا بیٹا نگاہوں کے سامنے ہلاک ہوا اور وعدۂ الٰہی کے پیشِ نظر دعا فرمائی لیکن حقیقتِ حال معلوم ہونے اور اللہ تعالیٰ کے تنبیہ فرمانے سے فوراً عاجزی کے =

www.dawateislami.net

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو برکت و سلامتی کی بشارت

لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ قِیْلَ

لِیْ	وَ	تَرْحَمْنِیْۤ	اَكُنْ	مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾	قِیْلَ
میری	اور	رحم نہ کرے مجھ پر	(تو) میں ہو جاؤں گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا گیا

مغفرت نہ فرمائے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔○ فرمایا گیا:

یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ

یٰنُوْحُ	اهْبِطْ	بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ	عَلَیْكَ	وَ
اے نوح	(کشتی سے) اتر جا	ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ	(جو) تجھ پر	اور

اے نوح! ہماری طرف سے اس سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر اور

عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ

عَلٰۤى اُمَمٍ	مِّمَّنْ	مَّعَكَ	وَ	اُمَمٌ[1]
جماعتوں پر (ہیں)	(ان لوگوں میں) سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)	اور	کچھ گروہ

تمہارے ساتھیوں کی جماعتوں پر ہیں اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں

قومِ نوح کا واقعہ ایک غیبی خبر

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ

سَنُمَتِّعُهُمْ	ثُمَّ	یَمَسُّهُمْ	مِّنَّا	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾	تِلْكَ
ہم فائدے دیں گے انہیں	پھر	پہنچے گا انہیں	ہماری طرف سے	دردناک عذاب	یہ

جنہیں ہم فائدے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا○ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ[2]	نُوْحِیْهَاۤ	اِلَیْكَ	مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ
غیب کی خبروں میں سے (ہے)	ہم وحی کرتے ہیں اسے	تمہاری طرف	نہیں جانتے تھے انہیں

کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم انہیں جانتے

=ساتھ اپنی مغفرت اور رحمِ الٰہی کی دعا مانگنا شروع کر دی۔

1...... ان سے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی مقررہ مدتوں تک فراخیِ عیش اور وُسعتِ رزق عطا فرمائے گا پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت میں دردناک عذاب پہنچے گا۔ 2...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ ماضی کی ایک غیبی خبر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دی۔ معلوم ہوا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

معانقة ۹ الوقف علی فاصبر احسن والیق ۱۲

اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ

اَنْتَ	وَ	لَا	قَوْمُكَ	مِنْ قَبْلِ هٰذَا	فَاصْبِرْ	اِنَّ	الْعَاقِبَةَ
تم	اور	نہ	تمہاری قوم	اس سے پہلے	تو تم صبر کرو	بیشک	اچھا انجام

تھے اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی تو تم صبر کرو بیشک اچھا انجام

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ

ع ۴

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	اِلٰى عَادٍ	اَخَاهُمْ (1)	هُوْدًا	قَالَ
پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	ہود (کو بھیجا)	اس نے کہا

پرہیز گاروں کے لئے ہے ○ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا۔ فرمایا:

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ

يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ	اِنْ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	نہیں

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم تو

اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

اَنْتُمْ	اِلَّا	مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	يٰقَوْمِ	لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا (2)
تم	مگر	بہتان لگانے والے	اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

صرف بہتان لگانے والے ہو ○ اے میری قوم! میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

تبلیغ کا اصل مقصد رضائے الٰہی

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلَى	الَّذِيْ	فَطَرَنِيْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ
نہیں	میرا اجر	مگر	(اس کے ذمہ کرم) پر	جس نے	مجھے پیدا کیا	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

میرا اجر تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور

توبہ واستغفار کی دعوت اور برکاتِ توبہ

1 ...... اس سے مراد دینی بھائی نہیں بلکہ سلسلۂ نسب کے اعتبار سے ہم قوم ہونا مراد ہے کیونکہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعلق قبیلۂ عاد سے تھا۔

2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی لالچ کے بغیر دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا اور باقاعدہ اس کا اظہار بھی فرمایا کہ تبلیغ سے ان کا مقصد مال یا کوئی منصب حاصل کرنا نہیں بلکہ وہ صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اس کی طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کے طلبگار ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ خالص نصیحت وہ ہوتی ہے جو کسی لالچ اور غرض کے بغیر ہو اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو۔

www.dawateislami.net

يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ

يٰقَوْمِ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا	اِلَيْهِ
اے میری قوم	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو

يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً

يُرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَيْكُمْ	مِّدْرَارًا	وَّ	يَزِدْكُمْ	قُوَّةً
وہ بھیجے گا	بارش	تمہارے اوپر	موسلا دھار	اور	زیادہ کرے گا تمہیں (تمہاری)	(مزید) قوت

تو وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کے ساتھ مزید قوت

اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ

اِلٰى قُوَّتِكُمْ	وَ	لَا تَتَوَلَّوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾	قَالُوْا	يٰهُوْدُ
تمہاری قوت کے ساتھ	اور	تم منہ نہ پھیرو	مجرم بن کر	انہوں نے کہا	اے ہود

زیادہ کرے گا اور تم مجرم بن کر منہ نہ پھیرو ○ انہوں نے کہا: اے ہود!

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ (1)	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِتَارِكِيْۤ	اٰلِهَتِنَا
تم نہیں لے کر آئے ہمارے پاس کوئی دلیل	اور	نہیں	ہم	چھوڑنے والے	اپنے معبودوں (کو)

تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر نہیں آئے اور ہم صرف تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو

عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ

عَنْ قَوْلِكَ	وَ	مَا	نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾	اِنْ
تمہارے کہنے سے	اور	نہیں	ہم	تم پر	ایمان لانے والے، یقین کرنے والے	نہیں

چھوڑنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی تمہاری بات پر یقین کرنے والے ہیں ○ ہم تو

(1)...... قوم کا یہ کہنا کہ ”تم ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لائے“ ان کے محض دشمنی اور انکارِ حق کی بنا پر تھا ورنہ حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے قوم کے سامنے اپنی نبوت پر دلائل ضرور پیش کئے ہوں گے کیونکہ ہر نبی واضح دلائل اور معجزات کے ساتھ ہی تشریف لاتا ہے۔

www.dawateislami.net

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعلانِ براءت اور تحدّی

نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍؕ قَالَ اِنِّیْۤ

نَّقُوْلُ	اِلَّا	اعْتَرٰىكَ	بَعْضُ اٰلِهَتِنَا	بِسُوْٓءٍ	قَالَ	اِنِّیْۤ
ہم کہتے	مگر	(یہ کہ) پہنچائی ہے تم پر	ہمارے کسی معبود (نے)	کوئی برائی	فرمایا	بیشک میں

صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تم پر کوئی برائی پہنچادی ہے۔ (ہود نے) فرمایا: میں

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

اُشْهِدُ	اللّٰهَ	وَ اشْهَدُوْۤا	اَنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا
گواہ بناتا ہوں	اللہ (کو)	اور تم (بھی) گواہ ہو جاؤ	کہ میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں

اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم سب (بھی) گواہ ہو جاؤ کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں

تُشْرِكُوْنَ ۵۴ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ

تُشْرِكُوْنَ ۵۴	مِنْ دُوْنِهٖ	فَكِیْدُوْنِیْ	جَمِیْعًا	ثُمَّ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اس کے سوا	تو تم داؤ چلاؤ مجھ پر	سب (مل کر)	پھر

تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو ○ تم سب مل کر میرے اوپر داؤ چلاؤ پھر

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا توکل

لَا تُنْظِرُوْنِ ۵۵ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْؕ

لَا تُنْظِرُوْنِ ۵۵ (1)	اِنِّیْ	تَوَكَّلْتُ	عَلَى اللّٰهِ	رَبِّیْ	وَ	رَبِّكُمْ
مجھے مہلت نہ دو	بیشک میں (نے)	بھروسہ کیا	اللہ پر	(جو) میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)

مجھے مہلت نہ دو ○ میں نے اللہ پر بھروسہ کر لیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَاؕ اِنَّ رَبِّیْ

مَا	مِنْ دَآبَّةٍ	اِلَّا	هُوَ	اٰخِذٌۢ	بِنَاصِیَتِهَا	اِنَّ	رَبِّیْ
نہیں	کوئی جاندار	مگر	وہ (یعنی اللہ نے)	پکڑا ہوا (ہے)	اس کی پیشانی سے	بیشک	میرا رب

زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی پیشانی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو۔ بیشک میرا رب

(1) ...... یہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شجاعت اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ تھا کہ آپ نے ایک زبردست، صاحبِ قوت و شوکت قوم سے جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم انتہائی عداوت اور دشمنی کے باوجود آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کوئی نقصان پہنچانے سے عاجز رہی۔

www.dawateislami.net

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے آخری تنبیہ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ
سیدھے راستے پر (ملتا ہے)	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو بیشک	میں تبلیغ کر چکا ہوں تمہیں

سیدھے راستہ پر ملتا ہے ○ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں اُس کی تبلیغ کر چکا ہوں

مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ

مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ (1)	اِلَیْكُمْ	وَ	یَسْتَخْلِفُ	رَبِّیْ
(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	تمہاری طرف	اور	جانشین بنادے گا	میرا رب

جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ

قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

قَوْمًا غَیْرَكُمْ (2)	وَ	لَا تَضُرُّوْنَهٗ	شَیْــٴًـا	اِنَّ	رَبِّیْ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
تمہارے علاوہ لوگوں (کو)	اور	تم نہ بگاڑ سکو گے اس کا	کچھ	بیشک	میرا رب	ہر چیز پر

دوسروں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا رب ہر شے پر

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات

حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ

حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّیْنَا	هُوْدًا	وَّ	الَّذِیْنَ
نگہبان (ہے)	اور	جب	آگیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے نجات دی	ہود	اور	ان لوگوں کو جو

نگہبان ہے ○ اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود اور اس کے

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ

اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ (3)	مِّنَّا	وَ	نَجَّیْنٰهُمْ
ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	ہم نے نجات دی انہیں

ساتھ والے مسلمانوں کو بچالیا اور انہیں سخت عذاب سے

1 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی امت تک سارے شرعی احکام اپنی ظاہری زندگی میں پہنچا دیتے ہیں کوئی بات چھپا نہیں رکھتے۔

2 ...... یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اگر کوئی قوم دین کی خدمت نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کرکے دوسری قوم اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے، ابوجہل وغیرہ نے سرکشی کی تو انہیں ہلاک فرما کر مدینۂ طیبہ کے انصار سے دین کی خدمت لے لی۔ ہم اس خدائے قادر و قیوم کے حاجت مند ہیں اور وہ سب سے بے نیاز ہے۔

3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال نجات کا ذریعہ اور سبب ہیں لیکن درحقیقت نجات صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے۔

www.dawateislami.net

قومِ عاد کی اعتقادی اور عملی حالت

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۗ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾	وَ	تِلْكَ	عَادٌ	جَحَدُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ	وَ
گاڑھے، سخت عذاب سے	اور	یہ	عاد (ہیں)	انہوں نے انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں کا	اور

نجات دی ○ اور یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا اور

قومِ عاد کی برائی اور انجام

عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ

عَصَوْا	رُسُلَهٗ	وَ	اتَّبَعُوْۤا	اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾	وَ
نافرمانی کی	اپنے رسولوں (کی)	اور	پیروی کی	ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے حکم (کی)	اور

اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے ○ اور

اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

اُتْبِعُوْا	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	لَعْنَةً	وَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (1)	اَلَاۤ (2)	اِنَّ	عَادًا
ان کے پیچھے لگادی گئی	اس دنیا میں	لعنت	اور	قیامت کے دن	سن لو	بیشک	عاد (نے)

اِس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔ سن لو! بیشک عاد نے

حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع وَ اِلٰى ثَمُوْدَ

ع ۵ ۵

كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ	اَلَا	بُعْدًا	لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾	وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ
انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)	ہود کی قوم عاد کے لئے	اور	ثمود کی طرف

اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ سن لو! ہود کی قوم عاد کے لئے دوری ہے ○ اور ثمود کی طرف

وقف لازم

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا
ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو بھیجا)	فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا۔ فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

1 ...... یعنی دنیا اور آخرت دونوں جگہ لعنت قومِ عاد کے ساتھ ہے اور لعنت کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور ہر بھلائی سے دوری۔

2 ...... آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کے برے انجام کا اصلی سبب بیان فرمایا ہے کہ قومِ عاد نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کیا اس لئے ان کا اتنا برا انجام ہوا۔

www.dawateislami.net

قوم کا حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر اعتراض

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ

لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ	هُوَ	اَنْشَاَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	وَ
تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	وہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	زمین سے	اور

تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور

اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ

اسْتَعْمَرَكُمْ	فِيْهَا	فَاسْتَغْفِرُوْهُ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا	اِلَيْهِ
آباد کیا تمہیں	اسی میں	تو تم مغفرت طلب کرو اس سے	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اسی میں تمہیں آباد کیا تو اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ

اِنَّ	رَبِّيْ	قَرِيْبٌ	مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾	قَالُوْا	يٰصٰلِحُ
بیشک	میرا رب	قریب (ہے)	(دعا) قبول کرنے والا، سننے والا (ہے)	انہوں نے کہا	اے صالح

بیشک میرا رب قریب ہے، دعا سننے والا ہے ۝ انہوں نے کہا: اے صالح!

قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ

قَدْ	كُنْتَ	فِيْنَا	مَرْجُوًّا (1)	قَبْلَ هٰذَاۤ	اَتَنْهٰىنَاۤ
تحقیق	تم تھے	ہم میں	جس سے اچھی امید رکھی جائے	اس سے پہلے	کیا تم منع کرتے ہو ہمیں

اس سے پہلے تم ہمارے درمیان ایسے تھے کہ تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں

اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا

اَنْ	نَّعْبُدَ	مَا	يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا	وَ	اِنَّنَا
(اس سے) کہ	ہم عبادت کریں	جن کی	عبادت کرتے رہے	ہمارے باپ دادا	اور	بیشک ہم

اُن کی عبادت کرنے سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے اور بیشک

(1)...... جب حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کے سامنے پیغامِ توحید پیش کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ " اے صالح! عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، اس تبلیغ سے پہلے تمہاری شخصیت ہمارے درمیان ایسی تھی کہ ہمیں تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ تم کمزوروں کی مدد کرتے اور فقیروں پر سخاوت کرتے تھے، لیکن جب تم نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی اُمیدیں تم سے ختم ہو گئی ہیں۔

www.dawateislami.net

لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ

لَفِيْ شَكٍّ	مِّمَّا	تَدْعُوْنَآ	اِلَيْهِ
ضرور بڑے شک میں (ہیں)	(اس) کی طرف سے جو	تم بلا رہے ہو ہمیں	اس کی طرف

جس کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس کی طرف سے تو ہم بڑے دھوکے میں ڈالنے والے

مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ

مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾	قَالَ (1)	يٰقَوْمِ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ
بہت دھوکے میں ڈالنے والے	فرمایا	اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں

شک میں ہیں ○ فرمایا: اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں

عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً

عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ	اٰتٰىنِيْ	مِنْهُ	رَحْمَةً
روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دی ہو مجھے	اپنے پاس سے	رحمت

اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو

فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ قف

فَمَنْ	يَّنْصُرُنِيْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ	عَصَيْتُهٗ
تو کون	مدد کرے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر	میں نافرمانی کروں اس کی

تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا؟

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ	غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾	وَ	يٰقَوْمِ	هٰذِهٖ
تو تم کچھ نہ بڑھاؤ گے میرا	نقصان پہنچانے کے علاوہ	اور	اے میری قوم	یہ

تم نقصان پہنچانے کے سوا میرا کچھ اور نہیں بڑھاؤ گے ○ اور اے میری قوم! یہ

حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

اونٹنی سے متعلق قوم کو تنبیہ

1 ...... حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: "اے میری قوم! مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے روشن دلیل پر اور منصبِ نبوت پر فائز ہوں، اس کے باوجود میں بالفرض تمہاری پیروی کروں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا اور اس طرح میں نقصان اٹھانے والا اور جو منصب اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا میں اسے ضائع کرنے والا ہو جاؤں گا، کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کسی نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کفر کیا ہو۔ تمہاری بات ماننا خسارے میں پڑنے کے سوا کچھ نہیں۔

www.dawateislami.net

اونٹنی کی رگیں کاٹنے پر نزولِ عذاب کی خبر

حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ

نَاقَةُ اللّٰهِ(1)	لَكُمْ	اٰيَةً	فَذَرُوْهَا	تَاْكُلْ
اللّٰہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی	تو تم چھوڑ دو اسے	(تاکہ) وہ کھاتی رہے

تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللّٰہ کی اونٹنی ہے تو اسے چھوڑ دو تاکہ یہ اللّٰہ کی زمین میں

فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا	بِسُوْٓءٍ	فَيَاْخُذَكُمْ
اللّٰہ کی زمین میں	اور	تم نہ چھونا اسے	برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں

کھاتی رہے اور اسے برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگانا ورنہ قریب کا عذاب

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا

عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾	فَعَقَرُوْهَا	فَقَالَ	تَمَتَّعُوْا
قریب کا عذاب	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	تو صالح نے کہا	تم فائدہ اٹھالو

تمہیں پکڑ لے گا ○ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی پچھلی جانب کے اوپر والی ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ

فِيْ دَارِكُمْ	ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ	ذٰلِكَ	وَعْدٌ	غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾	فَلَمَّا	جَآءَ
اپنے گھروں میں	تین دن	یہ	وعدہ (ہے)	(جو) جھوٹا نہیں ہوگا	پھر جب	آیا

تو صالح نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں تین دن مزید فائدہ اٹھالو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا ○ پھر جب

اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

اَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	صٰلِحًا	وَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ
ہمارا حکم	(تو) ہم نے نجات دی	صالح	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ

ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو

1..... قومِ ثمود نے حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللّٰہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی اونٹنی پیدا ہوئی، یہ اونٹنی ان کے لئے حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت پر نشانی اور حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ تھی۔ اس آیت میں اس اونٹنی کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو جاؤ گے اور مہلت نہ پاؤ گے۔

www.dawateislami.net

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَ	مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ
رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	(بچالیا) اس دن کی رسوائی سے	بیشک	تمہارا رب	وہی

اپنی رحمت کے ذریعے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا۔ بیشک تمہارا رب

الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

الْقَوِيُّ	الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾	وَ	اَخَذَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوا	الصَّيْحَةُ [1]
بڑی قوت والا	غلبے والا (ہے)	اور	پکڑ لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	چنگھاڑ (نے)

بڑی قوت والا، غلبے والا ہے ○ اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دِيَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾	كَاَنْ	لَّمْ يَغْنَوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ نہ بسے تھے

تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ○ گویا وہ کبھی یہاں رہتے ہی

فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا

فِيْهَا	اَلَاۤ	اِنَّ	ثَمُوْدَاۡ	كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ	اَلَا	بُعْدًا
ان میں	سن لو	بیشک	ثمود (نے)	انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)

نہ تھے۔ سن لو! بیشک ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ خبردار! لعنت ہو

لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى

لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَتْ	رُسُلُنَاۤ	اِبْرٰهِيْمَ	بِالْبُشْرٰى
ثمود کے لئے	اور	ضرور بیشک	آئے	ہمارے فرشتے	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ

ثمود پر ○ اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔

قومِ ثمود پر عذاب آ گیا

فرشتوں کی بارگاہِ ابراہیمی میں حاضری اور ان کی مہمان نوازی

الربع

1 ...... سورۂ اعراف میں قومِ ثمود پر آنے والے عذاب کی کیفیت اس طرح بیان ہوئی کہ ”انہیں زلزلے نے پکڑ لیا“ اور یہاں اس طرح بیان ہوئی کہ ”اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا“ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ پہلے ہولناک چیخ کی آواز آئی اور اس کے بعد زلزلہ پیدا ہوا، اس لئے قومِ ثمود کی ہلاکت کو چیخ اور زلزلہ دونوں میں سے کسی کی طرف بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔

www.dawateislami.net

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفزدہ ہونا اور فرشتوں کا اطمینان دلانا

قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾

قَالُوْا	سَلٰمًا	قَالَ	سَلٰمٌ	فَمَا لَبِثَ	اَنْ	جَآءَ بِعِجْلٍ (1)	حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾
انہوں نے کہا	سلام	فرمایا	سلام	تو وہ نہ ٹھہرا	کہ	لے آیا ایک بچھڑا	بھنا ہوا

انہوں نے ”سلام“ کہا تو ابراہیم نے ”سلام“ کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ○

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ

فَلَمَّا	رَاٰۤ	اَیْدِیَهُمْ	لَا تَصِلُ	اِلَیْهِ
پھر جب	اس نے دیکھا	ان کے ہاتھوں (کو)	(کہ) وہ نہیں پہنچ رہے	اس (کھانے) کی طرف

پھر جب دیکھا کہ ان (فرشتوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے

نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا

نَكِرَهُمْ	وَ	اَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِیْفَةً	قَالُوْا
(تو) اس نے اجنبی سمجھا انہیں	اور	محسوس کیا	ان کی طرف سے	خوف	انہوں نے کہا

تو ان سے وحشت ہوئی اور ان کی طرف سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا:

حضرت سارہ کی مسرت اور انہیں بیٹے اور پوتے کی بشارت

لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ وَ امْرَاَتُهٗ قَآىٕمَةٌ

لَا تَخَفْ	اِنَّاۤ	اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾	وَ	امْرَاَتُهٗ	قَآىٕمَةٌ
آپ نہ ڈریں	بیشک	ہمیں بھیجا گیا ہے	قوم لوط کی طرف	اور	اس کی بیوی	کھڑی (تھی)

آپ نہ ڈریں۔ بیشک ہم قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور ان کی بیوی (وہاں) کھڑی تھی

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

فَضَحِكَتْ (2)	فَبَشَّرْنٰهَا	بِاِسْحٰقَ	وَ	مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ	یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾
تو وہ ہنسنے لگی	تو ہم نے بشارت دی اسے	اسحاق کی	اور	اسحاق کے پیچھے	یعقوب (کی)

تو وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی ○

(1)...... گائے کا گوشت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستر خوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے پسند فرماتے تھے، لہٰذا گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنتِ ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو ثواب پائیں گے۔ (2)...... مفسرین کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یا تو حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی ہلاکت کی خوشخبری سن کر، یا بیٹے کی بشارت سن کر خوشی سے، یا بڑھاپے میں اولاد پیدا ہونے کا سن کر تعجب کی وجہ سے ہنسیں۔

www.dawateislami.net

حضرت سارہ کا اظہارِ تعجب

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا

قَالَتْ	يٰوَيْلَتٰٓى	ءَاَلِدُ	وَ	اَنَا	عَجُوْزٌ	وَّ	هٰذَا
اس نے کہا	ہائے تعجب	کیا میں بچہ جنوں گی	اور (حالانکہ)	میں	بوڑھی (ہوں)	اور	یہ

کہا: ہائے تعجب! کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور یہ

فرشتوں کا اطمینان دلانا اور دعائے رحمت و برکت

بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا

بَعْلِيْ	شَيْخًا	اِنَّ	هٰذَا	لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾	قَالُوْۤا
میرے شوہر	بوڑھے (ہیں)	بیشک	یہ	ضرور عجیب چیز (ہے)	انہوں نے کہا

میرے شوہر بھی بہت زیادہ عمر کے ہیں۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے ○ فرشتوں نے کہا:

اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ

اَتَعْجَبِيْنَ (1)	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	رَحْمَتُ اللّٰهِ	وَ	بَرَكٰتُهٗ	عَلَيْكُمْ
کیا تم تعجب کرتی ہو	اللہ کے کام سے	اللہ کی رحمت	اور	اس کی برکتیں (ہوں)	تم پر

کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور

قومِ لوط کے بارے میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اصرار کے ساتھ سفارش کرنا

اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ

اَهْلَ الْبَيْتِ (2)	اِنَّهٗ	حَمِيْدٌ	مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾	فَلَمَّا	ذَهَبَ	عَنْ اِبْرٰهِيْمَ
(اے) گھر والو	بیشک وہ	سب خوبیوں والا	عزت والا (ہے)	پھر جب	چلا گیا	ابراہیم سے

اس کی برکتیں ہوں۔ بیشک وہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے ○ پھر جب ابراہیم سے خوف

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تین اوصاف

الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ؕ اِنَّ

الرَّوْعُ	وَ	جَآءَتْهُ	الْبُشْرٰى	يُجَادِلُنَا (3)	فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾	اِنَّ
خوف	اور	آگئی اس کے پاس	خوشخبری	(تو) جھگڑنے لگا ہم سے	قومِ لوط کے بارے میں	بیشک

زائل ہوگیا اور اس کے پاس خوشخبری آگئی تو ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے ○ بیشک

1 ...... فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ اے سارہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ کے لئے یہ تعجب کا مقام نہیں کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق اس گھرانے سے ہے جو معجزات، عادتوں سے ہٹ کر کاموں کے سرانجام ہونے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نازل ہونے کی جگہ بنا ہوا ہے۔ 2 ...... حضرت سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اہلِ بیت کہا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت میں داخل ہیں، لہٰذا حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت میں شامل ہیں۔ 3 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس کا ==

www.dawateislami.net

قومِ لوط کی سفارش کرنے پر جواب

اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ

اِبْرٰهِیْمَ	لَحَلِیْمٌ	اَوَّاهٌ	مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ [1]	یٰۤاِبْرٰهِیْمُ
ابراہیم	ضرور بڑے تحمل والا	آہ وزاری کرنے والا	رجوع کرنے والا (ہے)	اے ابراہیم

ابراہیم بڑے تحمل والا، بہت آہیں بھرنے والا، رجوع کرنے والا ہے ○ (ہم نے فرمایا) اے ابراہیم!

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَاۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَۚ وَ اِنَّهُمْ

اَعْرِضْ	عَنْ هٰذَا	اِنَّهٗ	قَدْ	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ	وَ	اِنَّهُمْ
کنارہ کشی کرلو	اس (بات) سے	بیشک	تحقیق	آچکا	تیرے رب کا حکم	اور	بیشک وہ لوگ

اس بات سے کنارہ کشی کرلیجیے، بیشک تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بیشک ان پر

فرشتوں کی آمد پر حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پریشانی

اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا

اٰتِیْهِمْ	عَذَابٌ	غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَتْ	رُسُلُنَا
آنے والا ہے ان پر	(ایسا) عذاب	(جو) لوٹایا نہیں جائے گا	اور	جب	آئے	ہمارے فرشتے

ایسا عذاب آنے والا ہے جو پھیرا نہ جائے گا ○ اور جب لوط کے پاس

لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

لُوْطًا	سِیْٓءَ [2]	بِهِمْ	وَ	ضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا
لوط (کے پاس)	(تو) وہ غمزدہ ہوگیا	ان کی وجہ سے	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	سینہ

ہمارے فرشتے آئے تو ان کی وجہ سے لوط غمگین ہوئے اور ان کا دل تنگ ہوا

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت اور قوم کا جواب

وَ قَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ

وَ	قَالَ	هٰذَا	یَوْمٌ	عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾	وَ	جَآءَهٗ	قَوْمُهٗ	یُهْرَعُوْنَ
اور	کہا	یہ	دن	بڑا سخت (ہے)	اور	آئی اس کے پاس	اس کی قوم	دوڑتے ہوئے

اور فرمانے لگے یہ بڑا سخت دن ہے ○ اور ان کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی

═ معنی یہ ہے کہ ”حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے بھیجے ہوئے فرشتوں سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔“

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صفت میں ”مُنِیْبٌ“ اس لئے فرمایا کہ جو شخص دوسروں پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وجہ سے ڈرتا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے کس قدر ڈرنے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا ہوگا۔ 2 ...... جب فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئے تو ان کا حسن وجمال دیکھ کر اور قوم کی خباثت اور بدعملی کا خیال کرکے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان ═

www.dawateislami.net

اِلَیْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوْمِ

اِلَیْهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ	السَّیِّاٰتِ	قَالَ	یٰقَوْمِ (1)
اس کی طرف	اور	(اس) سے پہلے	وہ کرتے رہتے تھے	برے کام	فرمایا	اے میری قوم

آئی اور وہ (لوگ) پہلے ہی سے برے کاموں کے عادی تھے۔ لوط نے فرمایا: اے میری قوم!

هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

هٰۤؤُلَآءِ	بَنَاتِیْ (2)	هُنَّ	اَطْهَرُ	لَكُمْ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ
یہ	میری (قوم کی) بیٹیاں (ہیں)	وہ	بہت پاکیزہ (ہیں)	تمہارے لیے	توڈرو	اللہ (سے)

یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں تو اللہ سے ڈرو

وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

وَ	لَا تُخْزُوْنِ	فِیْ ضَیْفِیْ	اَلَیْسَ	مِنْكُمْ	رَجُلٌ
اور	رسوانہ کرو مجھے	میرے مہمانوں میں	کیا نہیں ہے	تم میں سے	ایک آدمی (بھی)

اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی ایک آدمی بھی

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾	قَالُوْا	لَقَدْ	عَلِمْتَ	مَا	لَنَا
نیک سیرت	انہوں نے کہا	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	نہیں	ہمارے لئے

نیک کردار والا نہیں؟ ○ انہوں نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی

فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا

فِیْ بَنٰتِكَ	مِنْ حَقٍّ	وَ	اِنَّكَ	لَتَعْلَمُ	مَا
تمہاری (قوم کی) بیٹیوں میں	کوئی حق (یعنی حاجت)	اور	بیشک تم	ضرور جانتے ہو	جو

بیٹیوں میں ہمارے لئے کوئی حاجت نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو

=خوبصورت لڑکوں کی وجہ سے غمگین ہوئے اور آپ کا دل تنگ ہوا اور فرمانے لگے کہ یہ بڑا سختی کا دن ہے۔

(1)...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس کلام سے مراد یہ ہے کہ "اے میری قوم! یہ جو میری قوم کی بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے لئے نکاح کی صورت میں پاکیزہ ہیں تو اپنی بیویوں سے فائدہ حاصل کرو کہ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔" (2)...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی بیٹیوں کو بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسنِ اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور غیرت وحمیت سیکھیں۔

www.dawateislami.net

حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی حسرت

فرشتوں کا خود کو ظاہر کرنا اور قوم پر عذاب کی خبر دینا

نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ

نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾	قَالَ	لَوْ	اَنَّ	لِيْ	بِكُمْ	قُوَّةً	اَوْ
ہم چاہتے ہیں	فرمایا	اے کاش	کہ	میرے لئے (ہوتی)	تمہارے مدِمقابل	کوئی قوت	یا

ہم چاہتے ہیں ○ لوط نے فرمایا: اے کاش! تمہارے مدِمقابل میرے پاس کوئی قوت ہوتی یا

اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا

اٰوِيْۤ	اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾	قَالُوْا	يٰلُوْطُ	اِنَّا
میں پناہ لے سکتا	کسی مضبوط سہارے کی طرف	(فرشتوں نے) کہا	اے لوط	بیشک ہم

میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا ○ فرشتوں نے عرض کی: اے لوط! ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

رُسُلُ رَبِّكَ	لَنْ يَّصِلُوْۤا	اِلَيْكَ	فَاَسْرِ [1]	بِاَهْلِكَ
تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	وہ ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے	آپ تک	تو لے جاؤ	اپنے گھروالوں کو

تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے تو آپ اپنے گھر والوں کو

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ	وَ	لَا يَلْتَفِتْ	مِنْكُمْ	اَحَدٌ	اِلَّا	امْرَاَتَكَ
رات کے ایک حصے میں	اور	پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے	تم میں سے	کوئی ایک	مگر	تیری بیوی

راتوں رات لے جائیں اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تیری بیوی کے۔

اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

اِنَّهٗ	مُصِيْبُهَا	مَاۤ	اَصَابَهُمْ	اِنَّ	مَوْعِدَهُمُ	الصُّبْحُ
بیشک	پہنچنے والا ہے اسے	جو	پہنچے گا انہیں	بیشک	ان کے وعدے کا وقت	صبح (ہے)

بیشک اسے بھی وہی (عذاب) پہنچنا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت کا ہے۔

[1]...... فرشتوں کے اس کلام کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوط! عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے لیکن یہ ہے کہ آپ کی بیوی پیٹھ پھیر کر دیکھ لے گی کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوط! عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے البتہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر نہ جائیں کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔

www.dawateislami.net

قومِ لوط پر عذاب کی نوعیت

اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

اَلَیْسَ	الصُّبْحُ	بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾	فَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا (۱)	جَعَلْنَا
کیا نہیں ہے	صبح	قریب	پھر جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے کر دیا

کیا صبح قریب نہیں؟ ○ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے

عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً

عَالِیَهَا	سَافِلَهَا	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَیْهَا	حِجَارَةً
اس (بستی) کے اوپر کا حصہ	اس کے نیچے کا حصہ	اور	ہم نے برسائے	اس پر	پتھر

اس بستی کے اوپر کے حصے کو اس کا نیچے کا حصہ کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر کے پتھر

مِّنْ سِجِّیْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِیَ

مِّنْ سِجِّیْلٍ	مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾	مُّسَوَّمَةً	عِنْدَ رَبِّكَ	وَ	مَا	هِیَ
کنکر سے (کے)	لگاتار	نشان لگے ہوئے	تیرے رب کی طرف سے	اور	نہیں	وہ (پتھر)

برسائے ○ جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ پتھر

النصف ع ۷/۱۵

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ اور نصیحت

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾ وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	بِبَعِیْدٍ ﴿۸۳﴾	وَ	اِلٰی مَدْیَنَ	اَخَاهُمْ	شُعَیْبًا
ظالموں سے	کچھ دور	اور	مدین کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)

ظالموں سے کچھ دور نہیں ○ اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا۔

قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

قَالَ	یٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ
اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللّٰہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود

انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللّٰہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

1 ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر عذاب اس طرح آیا کہ ان کے شہر جس طبقۂ زمین میں تھے اس کے نیچے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا، پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹ دیا اور جو لوگ اس وقت بستی میں موجود نہ تھے وہ جہاں کہیں سفر میں تھے وہیں انہیں لگاتار پتھر برسا کر ہلاک کر دیا گیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ بستیاں الٹنے کے بعد ان =

www.dawateislami.net

غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ

غَيْرُهٗ	وَ	لَا تَنْقُصُوا(1)	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ	اِنِّيْۤ
اس کے علاوہ	اور	کمی نہ کرو	ناپ	اور	تول (میں)	بیشک میں

کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ بیشک میں

اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

اَرٰىكُمْ	بِخَيْرٍ	وَّ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ
دیکھ رہا ہوں تمہیں	بھلائی میں (یعنی خوشحال)	اور	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر

تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴	وَ	يٰقَوْمِ	اَوْفُوا	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ
گھیر لینے والے دن کے عذاب (کا)	اور	اے میری قوم	پورا کرو	ناپ	اور	تول

عذاب کا ڈر ہے ۝ اور اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ اور تول

بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

بِالْقِسْطِ	وَ	لَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا تَعْثَوْا
انصاف کے ساتھ	اور	کم کرکے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	نہ پھرو

پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۸۵ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ۝۸۵	بَقِيَّتُ اللّٰهِ(2)	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
زمین میں	فساد کرتے ہوئے	اللہ کا (جو رزق) باقی رہ جائے	(وہ) بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر

فساد نہ پھیلاتے پھرو ۝ اللہ کا دیا ہوا جو بچ جائے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر

==ہی پر لگاتار پتھر برسائے گئے۔

1 ...... کفر کے بعد مدین والوں کی سب سے بری عادت یہ تھی کہ جب کوئی شخص ان کے پاس اپنی چیز بیچنے آتا تو ان کی کوشش یہ ہوتی کہ وہ تول میں اس چیز کو جتنا زیادہ لے سکتے ہوں اتنا لے لیں اور جب وہ کسی کو اپنی چیز فروخت کرتے تو ناپ اور تول میں کمی کر جاتے، اس طرح وہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے میں مصروف تھے، اس لئے حضرت شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے انہیں یہ بری عادت چھوڑنے کی دعوت دی۔ 2 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی==

www.dawateislami.net

قوم کا حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر طنز

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَ	مَاۤ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾	قَالُوْا (1)
تم ہو	ایمان والے	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگہبان	انہوں نے کہا

تمہیں یقین ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ○ (قوم نے) کہا:

يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا

يٰشُعَيْبُ	اَصَلٰوتُكَ	تَاْمُرُكَ	اَنْ	نَّتْرُكَ	مَا
اے شعیب	کیا تمہاری نماز	حکم دیتی ہے تمہیں	کہ	ہم چھوڑ دیں	(انہیں) جن کی

اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ

يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا (2)	اَوْ	اَنْ	نَّفْعَلَ	فِيْۤ اَمْوَالِنَا	مَا	نَشٰٓؤُا (3)
عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا	یا	یہ کہ	ہم (نہ) کریں	اپنے مالوں میں	جو	ہم چاہیں

خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کریں۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو جواب

اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

اِنَّكَ	لَاَنْتَ	الْحَلِيْمُ	الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾	قَالَ	يٰقَوْمِ
بیشک تم	ضرور تم (تو)	بڑے عقلمند	نیک چلن (ہو)	فرمایا	اے میری قوم

واہ بھئی! تم تو بڑے عقلمند، نیک چلن ہو ○ شعیب نے فرمایا: اے میری قوم!

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ

اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ	رَزَقَنِيْ
بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	ایک روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دیا ہو مجھے

بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

== بیان کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حرام مال ترک کرنے کے بعد جس قدر حلال مال بچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مدین والوں کو دو باتوں کا حکم دیا تھا۔ (1) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ (2) ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ قوم نے ان دونوں باتوں کا جو جواب حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیا اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ ==

www.dawateislami.net

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تنبیہ

مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ

مِنْهُ	رِزْقًا حَسَنًا	وَ	مَاۤ اُرِیْدُ	اَنْ
اپنے پاس سے	اچھا رزق (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں)	اور	میں نہیں چاہتا	کہ

اپنے پاس سے اچھی روزی دی ہو (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں) اور میں نہیں چاہتا کہ

اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ

اُخَالِفَكُمْ	اِلٰى	مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ	اِنْ	اُرِیْدُ
میں مخالفت کروں تمہاری	(اس) کی طرف (مائل ہو کر)	جس سے تمہیں منع کرتا ہوں	نہیں	میں چاہتا

جس بات سے میں تمہیں منع کرتا ہوں خود اس کے خلاف کرنے لگوں، میں تو صرف

اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

اِلَّا	الْاِصْلَاحَ	مَا	اسْتَطَعْتُ (1)	وَ	مَا	تَوْفِیْقِیْۤ	اِلَّا	بِاللّٰهِ (2)
مگر	اصلاح کرنا	جتنی	میں طاقت رکھوں	اور	نہیں	میری توفیق	مگر	اللہ (کی مدد) سے

اصلاح چاہتا ہوں جتنی مجھ سے ہو سکے اور میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے

عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾ وَ یٰقَوْمِ

عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَیْهِ	اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾	وَ	یٰقَوْمِ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	اور	اے میری قوم

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ اور اے میری قوم!

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْۤ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ	شِقَاقِیْۤ	اَنْ	یُّصِیْبَكُمْ	مِّثْلُ	مَاۤ
نہ ابھار دے تمہیں	میری دشمنی	(اس بات پر) کہ	پہنچ جائے تمہیں	(اس کی) مثل	جو

میری مخالفت تم سے یہ نہ کروادے کہ تم پر بھی اسی طرح کا (عذاب) آپہنچے جو

== 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس جواب سے یہ ظاہر ہوا کہ مدین والوں کے پاس بت پرستی کرنے پر دلیل اپنے آباء و اجداد کی اندھی تقلید تھی، اسی لئے بت پرستی چھوڑنے کا حکم انہیں بہت عجیب لگا۔ 3 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم اپنے مال میں پورا اختیار رکھتے ہیں، چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو ان کی باتوں کے تین جوابات دیئے جن کا ذکر اس آیت میں ہے اور ان تینوں جوابات میں اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ جو کام کر رہا ہے اور جس کام کو چھوڑ رہا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق، اپنی جان کے حقوق اور لوگوں کے ==

www.dawateislami.net

اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ

اَصَابَ	قَوْمَ نُوْحٍ	اَوْ	قَوْمَ هُوْدٍ	اَوْ	قَوْمَ صٰلِحٍ	وَ	مَا	قَوْمُ لُوْطٍ
پہنچا	نوح کی قوم	یا	ہود کی قوم	یا	صالح کی قوم (کو)	اور	نہیں	لوط کی قوم

نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آیا تھا اور لوط کی قوم

مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ

مِّنْكُمْ	بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾	وَ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا (1)	اِلَيْهِ
تم سے	کچھ دور	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)	پھر	رجوع لاؤ	اس کی طرف

تو تم سے کوئی دور بھی نہیں ہے ۝ اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ،

اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ

اِنَّ	رَبِّيْ	رَحِيْمٌ	وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ (2)	قَالُوْا	يٰشُعَيْبُ
بیشک	میرا رب	بڑا مہربان	محبت والا (ہے)	انہوں نے کہا	اے شعیب

بیشک میرا رب بڑا مہربان، محبت والا ہے ۝ انہوں نے کہا: اے شعیب!

مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا

مَا نَفْقَهُ	كَثِيْرًا	مِّمَّا	تَقُوْلُ	وَ	اِنَّا
ہماری سمجھ میں نہیں آتا	بہت سا	(ان باتوں میں) سے جو	تم کہتے ہو	اور	بیشک ہم

تمہاری زیادہ تر باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آرہیں اور بیشک ہم

لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ

لَنَرٰىكَ	فِيْنَا	ضَعِيْفًا	وَ	لَوْ لَا	رَهْطُكَ
ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	اپنے درمیان	کمزور	اور	اگر نہ ہوتا	تمہارا قبیلہ

تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا

قوموں کو توبہ و استغفار کی دعوت

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سنگسار کرنے کی دھمکی

═ حقوق کی رعایت کرے۔ 2 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس کلام شریف میں اس جانب اشارہ ہے کہ کوئی شخص رب تعالیٰ کی توفیق کے بغیر محض اپنی عقل سے ہدایت نہیں پاسکتا۔

1 ...... بہت سے پیغمبروں نے اپنی قوموں کو توبہ و استغفار کا حکم دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ بڑی اہم چیز ہے۔ 2 ...... یہ لفظ "وُدٌّ" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے خالص محبت اور اللہ تعالیٰ پر اس اسم کا اطلاق دو طرح سے ہوتا ہے (1) اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزار بندوں سے محبت ═

www.dawateislami.net

حضرت شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت

لَرَجَمْنٰكَ٘ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾

بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ (1)	عَلَيْنَا	اَنْتَ	مَآ	وَ	لَرَجَمْنٰكَ
عزت والے	ہم پر (ہمارے نزدیک)	تم	نہیں	اور	(تو) ضرور ہم پتھر مار کر ہلاک کردیتے تمہیں

تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے اور تم ہمارے نزدیک کوئی معزز آدمی نہیں ہو○

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْۤ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

وَ	مِّنَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اَعَزُّ	اَرَهْطِيْۤ	يٰقَوْمِ	قَالَ
اور	اللہ سے	تم پر	زیادہ غلبے والا (ہے)	کیا میرا قبیلہ	اے میری قوم	فرمایا

شعیب نے فرمایا: اے میری قوم! کیا تم پر میرے قبیلے کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے اور

اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بِمَا	رَبِّيْ	اِنَّ	وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا	اتَّخَذْتُمُوْهُ
تم کرتے ہو	(اس) کو جو	میرا رب	بیشک	اپنے پیچھے ڈال رکھا ہوا	تم نے بنا رکھا ہے اسے

اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرا رب تمہارے تمام اعمال کو

حضرت شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اتمامِ حجت

مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

اِنِّيْ	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اعْمَلُوْا	يٰقَوْمِ	وَ	مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾
بیشک میں	اپنی جگہ پر	تم کام کرتے رہو	اے میری قوم	اور	گھیرے ہوئے (ہے)

گھیرے ہوئے ہے○ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ، میں

عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

عَذَابٌ	مَنْ يَّاْتِيْهِ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	عَامِلٌ
عذاب	کس پر آتا ہے	عنقریب تم جان جاؤ گے	(اپنا) کام کر رہا ہوں

اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تم جان جاؤ گے کہ رسوا کر دینے والا عذاب

═ فرماتا ہے کہ وہ ان کے اعمال سے راضی ہوتا اور ان کی اطاعت گزاری کے بدلے ان پر لطف و احسان فرماتا اور اطاعت گزاری کی وجہ سے ان کی تعریف بھی کرتا ہے۔(2) اللہ تعالیٰ محبوب ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے اس سے محبت کرتے ہیں۔

1 ...... ہمارے زمانے کے وہ لوگ جنہیں اسلام کے احکام پر کوفت ہوتی ہے کہ کسی کو سود کی حرمت سمجھ نہیں آتی اور کسی کو پردے کی پابندی وبالِ جان لگتی ہے اور کسی کو حقوق اللہ کی ادائیگی اور عبادات کی پابندی پر مذاق سوجھتا ہے، ایسے لوگوں کو اپنے اقوال و افعال کو حضرت شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم ═

www.dawateislami.net

اہلِ ایمان کی نجات اور کفار پر عذاب آیا

يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ

يُّخْزِيْهِ	وَ	مَنْ	هُوَ	كَاذِبٌ	وَ	ارْتَقِبُوْۤا	اِنِّيْ
جو رسوا کر دے اسے	اور	کون	وہ	جھوٹا (ہے)	اور	تم انتظار کرو	بیشک میں

کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو میں بھی

مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ

مَعَكُمْ	رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	شُعَيْبًا	وَّ
تمہارے ساتھ	انتظار کر رہا ہوں	اور	جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے بچالیا	شعیب	اور

تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ○ اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیب اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ (1)	مِّنَّا	وَ	اَخَذَتِ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت سے	اپنی طرف سے	اور	پکڑ لیا

اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ظالموں کو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوا	الصَّيْحَةُ (2)	فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دِيَارِهِمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	خوفناک چیخ (نے)	تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں

خوفناک چیخ نے پکڑ لیا تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾	كَاَنْ	لَّمْ يَغْنَوْا	فِيْهَا	اَلَا	بُعْدًا
گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ بسے ہی نہ تھے	ان میں	سن لو	دوری (ہے)

پڑے رہ گئے ○ گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ خبر دار! دور ہوں

══ کے بیان کردہ جملوں کے ساتھ ملا کر دیکھ لینا چاہئے کہ کیا یہ اسی کافر قوم کے نقشِ قدم پر نہیں چل رہے۔

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سبب عذاب سے بچالیا، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندے کو جو بھی نعمت ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ملتی ہے۔ 2 ...... قرآنِ مجید میں مدین والوں پر آنے والے عذاب کی کیفیت دو طرح سے بیان کی گئی ہے۔ (1) انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ (2) ظالموں کو خوفناک چیخ نے پکڑ لیا۔ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد ══

www.dawateislami.net

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فرعون کے واقعہ کا اجمالی بیان

لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

لِّمَدْيَنَ	كَمَا	بَعِدَتْ	ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى
مدین کے لئے	جیسے	دور ہوئے	ثمود	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)

مدین والے جیسے قومِ ثمود دور ہوئی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ لا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ	فَاتَّبَعُوْٓا
اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	تو انہوں نے پیروی کی

اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف تو انہوں نے

بروزِ قیامت فرعون کا انجام

اَمْرَ فِرْعَوْنَ ج وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ

اَمْرَ فِرْعَوْنَ	وَ	مَآ	اَمْرُ فِرْعَوْنَ	بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ (1)	يَقْدُمُ (2)	قَوْمَهٗ
فرعون کے حکم (کی)	اور	نہ (تھا)	فرعون کا کام	درست	وہ آگے ہوگا	اپنی قوم (کے)

فرعون کی پیروی کی حالانکہ فرعون کا کام بالکل درست نہ تھا ○ (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ط وَبِئْسَ الْوِرْدُ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فَاَوْرَدَهُمُ	النَّارَ	وَ	بِئْسَ	الْوِرْدُ
قیامت کے دن	پھر اتارے گا انہیں	آگ (میں)	اور	کیا ہی برا	گھاٹ

آگے ہوگا پھر انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ اترنے کا کیا ہی برا

فرعونیوں پر لعنت

الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط

الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾	وَ	اُتْبِعُوْا (3)	فِيْ هٰذِهٖ	لَعْنَةً	وَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
(جہاں) انہیں اتارا جائے گا	اور	ان کے پیچھے لگادی گئی	اس (دنیا) میں	لعنت	اور	قیامت کے دن

گھاٹ ہے ○ اور اس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔

=نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ زلزلے کی ابتداء اس چیخ سے ہوئی ہو، اس لئے ایک جگہ ہلاکت کی نسبت سببِ قریب یعنی خوفناک چیخ کی طرف کی گئی اور دوسری جگہ سببِ بعید یعنی زلزلے کی طرف کی گئی۔

(1)...... فرعون کھلی گمراہی میں مبتلا تھا کیونکہ وہ بشر ہونے کے باوجود خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم وستم کرتا تھا کہ جن کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے۔

(2)...... یعنی جس طرح فرعون دنیا میں اپنی قوم کے آگے تھا اور انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا اسی طرح قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا، پھر=

www.dawateislami.net

گزشتہ قوموں کے حالات بیان کرنے کی طرف اشارہ

بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ

بِئْسَ	الرِّفْدُ	الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾	ذٰلِكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى	نَقُصُّهٗ
کیا ہی برا	انعام	(جو) انہیں دیا گیا	یہ	بستیوں کی خبروں میں سے (ہے)	ہم بیان کرتے ہیں اسے

کیا ہی برا انعام ہے جو انہیں ملا ○ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں

عَلَيْكَ مِنْهَا قَآىٕمٌ وَّ حَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ

عَلَيْكَ	مِنْهَا	قَآىٕمٌ	وَّ	حَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾	وَ	مَا ظَلَمْنٰهُمْ (1)	وَ	لٰكِنْ
تم پر	ان میں سے	کوئی قائم (ہے)	اور	کوئی کاٹ دی گئی	اور	ہم نے ظلم نہ کیا ان پر	اور	لیکن

سناتے ہیں ان میں سے کوئی ابھی قائم ہے اور کوئی کاٹ دی گئی ○ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ

ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَمَاۤ اَغْنَتْ	عَنْهُمْ	اٰلِهَتُهُمُ	الَّتِيْ
انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو کام نہ آئے	ان سے (کے)	ان کے معبود	جن کی

خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اللہ کے سوا جن معبودوں کی عبادت کرتے تھے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	لَّمَّا	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ	وَ
وہ عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	کچھ	جب	آیا	تیرے رب کا حکم	اور

وہ ان کے کچھ کام نہ آئے جب تیرے رب کا حکم آیا اور

اللہ کی پکڑ کی شدت

مَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ

مَا زَادُوْهُمْ	غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾	وَ	كَذٰلِكَ	اَخْذُ رَبِّكَ	اِذَاۤ
انہوں نے کچھ نہ بڑھایا ان کا	مگر نقصان	اور	اسی طرح (ہے)	تیرے رب کی پکڑ	جب

انہوں نے ان کے نقصان میں ہی اضافہ کیا ○ اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب

═ انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور جہنم میں اپنی قوم کا پیشوا ہوگا، خلاصہ یہ ہے جس طرح دنیا میں فرعون کفر اور گمراہی میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں بھی ان کا پیشوا اور امام ہوگا۔ (3)...... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ لعنت فرعونیوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہ کبھی ان سے جدا نہ ہوگی۔

(1)...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ ہم نے انہیں عذاب اور ہلاکت میں مبتلا کرکے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ کفر اور گناہوں کا ارتکاب کرکے انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہو تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ظلم نہیں بلکہ عدل اور انصاف ہے۔ اس کی وجہ ═

www.dawateislami.net

عذاباتِ الٰہی عبرت کی نشانی اور قیامت کا حال

اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ

اَخَذَ	الْقُرٰى	وَ	هِیَ	ظَالِمَةٌ	اِنَّ	اَخْذَهٗۤ	اَلِیْمٌ
وہ پکڑتا ہے	بستیوں (کو)	اور (جبکہ)	وہ	ظالم (ہوں)	بیشک	اس کی پکڑ	بڑی دردناک

وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ بڑی شدید

شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ

شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّمَنْ	خَافَ
انتہائی سخت (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(اس) کے لئے جو	ڈرے

دردناک ہے ○ بیشک اس میں اُس کیلئے نشانی ہے جو

عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

عَذَابَ الْاٰخِرَةِ	ذٰلِكَ	یَوْمٌ	مَّجْمُوْعٌ	لَّهُ	النَّاسُ
آخرت کے عذاب (سے)	یہ	(وہ) دن (ہے)	جمع کئے جائیں گے	اس کے لئے	لوگ

آخرت کے عذاب سے ڈرے۔ وہ ایسا دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن ایسا ہے

وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ﴿۱۰۴﴾

وَ	ذٰلِكَ	یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾	وَ	مَا نُؤَخِّرُهٗۤ (1)	اِلَّا	لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾
اور	یہ	حاضری کا دن (ہے)	اور	ہم پیچھے نہیں ہٹاتے اسے	مگر	ایک گنی ہوئی مدت کے لئے

جس میں ساری مخلوق موجود ہوگی ○ اور ہم اسے پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ○

روزِ قیامت لوگوں کا حال

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

یَوْمَ	یَاْتِ	لَا تَكَلَّمُ (2)	نَفْسٌ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	فَمِنْهُمْ
(جب وہ) دن	آئے گا	(تو) کلام نہ کرسکے گی	کوئی جان	مگر	اللہ کے حکم سے	تو ان میں سے

جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر کلام نہ کرسکے گا تو ان میں کوئی

=یہ ہے کہ پہلے قوم کفر اور گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرتی ہے پھر ان برے اعمال کی وجہ سے اپنے اوپر اس عذاب کو لازم کرلیتی ہے۔

1 ...... یعنی ہم قیامت کے دن کو اس لئے مؤخر کر رہے ہیں تاکہ وہ مدت پوری ہو جائے جو ہم نے دنیا باقی رہنے کے لئے مقرر فرمائی ہے۔ 2 ...... قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں مختلف حالات ہوں گے بعض حالات میں تو ہیبت کی شدت کی وجہ سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض حالات میں اجازت دی جائے گی کہ لوگ اجازت سے کلام کریں گے اور بعض حالات میں گھبراہٹ اور دہشت کم ہوگی تو اُس وقت=

www.dawateislami.net

بدبختوں کا اُخروی انجام

شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا

شَقِيٌّ	وَّ	سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	شَقُوْا
کوئی بدبخت (ہوگا)	اور	کوئی خوش نصیب	پس بہر حال	وہ لوگ جو	بدبخت ہوں گے

بدبخت ہوگا اور کوئی خوش نصیب ہوگا ○ تو جو بدبخت ہوں گے

فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ۙ

فَفِي النَّارِ	لَهُمْ	فِيْهَا	زَفِيْرٌ	وَّ	شَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾
تو (وہ) آگ میں (ہوں گے)	ان کے لئے	اس میں	گدھے کی طرح چیخنا	اور	چلانا (ہوگا)

وہ تو دوزخ میں ہوں گے، وہ اس میں گدھے کی طرح چلائیں گے ○

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	مَا دَامَتِ (1)	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	اِلَّا	مَا	شَآءَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین	مگر	جو	چاہے

وہ اس میں تب تک رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب

سعادت مندوں کا اُخروی صلہ

رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا

رَبُّكَ (2)	اِنَّ	رَبَّكَ	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾	وَ	اَمَّا
تمہارا رب	بیشک	تمہارا رب	خوب کرنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ چاہتا ہے	اور	بہر حال

چاہے بیشک تمہارا رب جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے ○ اور وہ جو

الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

الَّذِيْنَ	سُعِدُوْا	فَفِي الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا
وہ لوگ جو	خوش نصیب ہوں گے	تو (وہ) جنت میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے

=لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

1...... اس آیت میں کفار کے جہنم میں قیام کو زمین و آسمان کے قائم رہنے کی مدت پر معلق کیا گیا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ”جس طرح زمین و آسمان کا قائم رہنا ہمیشہ کے لئے نہیں اسی طرح کفار بھی جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے“ کیونکہ قرآنِ مجید کی دیگر کئی آیات سے کفار و مشرکین کی مغفرت نہ ہونا اور ان کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنا ثابت ہے، اسی وجہ سے مفسرین نے اس آیت کی مختلف تاویلات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس آیت میں جنت=

www.dawateislami.net

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

مَا دَامَتِ	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	اِلَّا	مَا	شَآءَ	رَبُّكَ (۱)
جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین	مگر	جو	چاہے	تمہارا رب

جب تک آسمان و زمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب چاہے

عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّمَّا

عَطَآءً	غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾	فَلَا تَكُ	فِیْ مِرْیَةٍ	مِّمَّا
(یہ) بخشش (ہے)	نہ ختم ہونے والی	تو تم نہ ہونا	شک میں	(اس) سے جس کی

یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی ○ تو ان بتوں کی عبادت کرنے والوں کے بارے میں

بت پرستی کا سبب اور بت پرستوں کا انجام

یَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا یَعْبُدُ

یَعْبُدُ	هٰۤؤُلَآءِ	مَا یَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	یَعْبُدُ
عبادت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہ عبادت نہیں کرتے	مگر	جیسے	عبادت کرتے تھے

شک میں نہ پڑنا۔ یہ ویسے ہی عبادت کرتے ہیں جیسے پہلے

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ

اٰبَآؤُهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	وَ	اِنَّا	لَمُوَفُّوْهُمْ	نَصِیْبَهُمْ
ان کے باپ دادا	(اس) سے پہلے	اور	بیشک ہم	ضرور پورا دیں گے انہیں	ان کا حصہ

ان کے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے اور بیشک ہم انہیں ان کا پورا پورا حصہ دیں گے

غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ

ع

قوم کی مخالفت پر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	فَاخْتُلِفَ
(جو) کم کیا ہوا نہ (ہوگا)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	تو اختلاف کیا گیا

جس میں کوئی کمی نہیں ہوگی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں

═ ودوزخ کے زمین و آسمان مراد ہیں اور یہ چونکہ ہمیشہ رہیں گے اس لیے جنت میں رہنے والے مسلمان اور دوزخ میں رہنے والے کافر بھی ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآنِ پاک کی کئی آیات سے کفار کا جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ثابت ہوتا ہے اس لئے مفسرین نے اس استثناء کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جہنم میں آگ کا عذاب بھی ہوگا اور زمہریر کا بھی جس میں بہت سخت ٹھنڈک ہوگی اور اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار ہمیشہ کیلئے آگ کے عذاب میں رہیں گے لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں آگ کے عذاب سے نکال کر ٹھنڈک کے عذاب میں ڈال دے گا۔ 1 ...... اس استثناء ═

www.dawateislami.net

فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

فِيْهِ	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ
اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات	گزر چکی	تیرے رب کی طرف سے

اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	وَ	اِنَّهُمْ	لَفِيْ شَكٍّ	مِّنْهُ
(تو)ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس کی طرف سے

تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بیشک وہ لوگ اس کی طرف سے دھوکے میں ڈالنے والے

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِنَّ	كُلًّا (1)	لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ	رَبُّكَ
دھوکے میں ڈالنے والے	اور	بیشک	سب (کو)	ضرور پورا بدلہ دے گا انہیں	تمہارا رب

شک میں ہیں ○ اور بیشک ان سب کو تمہارا رب ان کے اعمال کا پورا پورا

اَعْمَالَهُمْ ۭ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ

اَعْمَالَهُمْ	اِنَّهٗ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾	فَاسْتَقِمْ	كَمَآ
ان کے اعمال (کا)	بیشک وہ	(اس) سے جو	وہ کرتے ہیں	خبردار (ہے)	تو تم ثابت قدم رہو	جیسے

بدلہ دے گا۔ بیشک وہ ان کے تمام اعمال سے خبردار ہے ○ تو تم ثابت قدم رہو جیسا

اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ

اُمِرْتَ	وَ	مَنْ	تَابَ	مَعَكَ	وَ	لَا تَطْغَوْا
تمہیں حکم دیا گیا	اور	جس نے	رجوع کیا	تمہارے ساتھ	اور	(اے لوگو) سرکشی نہ کرو

تمہیں حکم دیا گیا ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع کرنے والا ہے اور اے لوگو! تم سرکشی نہ کرو

سب کو اعمال کا پورا بدلہ ملے گا

دین اور دعوت پر استقامت کا حکم

═میں وہ لوگ داخل ہیں جو اپنے گناہوں کی وجہ سے کچھ عرصہ جہنم میں رہیں گے پھر انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، کیونکہ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو جنت میں داخل ہو گا وہ اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔ یعنی اس استثناء سے مراد جہنم میں رہنے والا عرصہ ہے۔

1 ...... یعنی تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے، ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے اعمال کی پوری پوری جزاء دے گا، تصدیق کرنے والوں کو ان کی تصدیق کی بنا پر جنت ملے گی اور انکار کرنے والوں کو ان کے انکار کی وجہ سے جہنم نصیب ہو گی۔

www.dawateislami.net

ظالموں کی طرف جھکنے کی ممانعت اور جھکنے کا انجام

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا

اِنَّهٗ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾	وَ	لَا تَرْكَنُوْۤا (1)
بیشک وہ	(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	اور	نہ جھکو

بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ اور ظالموں کی طرف

اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا

اِلَى الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	فَتَمَسَّكُمُ	النَّارُ	وَ	مَا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	ظلم کیا	(اگر ایسا کیا) تو چھوئے گی تمہیں	آگ	اور	نہیں

نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا

نمازوں کی پابندی کا حکم اور نیک اعمال کی فضیلت

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ اَوْلِيَآءَ	ثُمَّ	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (2)	وَ
تمہارے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حمایتی	پھر	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	اور

تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ اور

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	طَرَفَيِ النَّهَارِ	وَ	زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ	اِنَّ	الْحَسَنٰتِ
قائم کرو	نماز	دن کے دونوں کناروں	اور	رات کے کچھ حصوں (میں)	بیشک	نیکیاں

دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم رکھو۔ بیشک نیکیاں

صبر کا حکم اور نیکیوں کا صلہ

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ ۚ وَ اصْبِرْ

يُذْهِبْنَ	السَّيِّاٰتِ	ذٰلِكَ	ذِكْرٰى	لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	وَ	اصْبِرْ
لے جاتی ہیں	برائیوں (کو)	یہ	نصیحت (ہے)	نصیحت ماننے والوں کے لئے	اور	صبر کرو

برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ماننے والوں کیلئے نصیحت ہے ○ اور صبر کرو

(1)...... "رُکُون" یعنی جھکنے کا معنی ہے قلبی میلان اور جب اس پر اتنی سخت وعید ہے تو کافروں کے ساتھ تعلقات کی اُن صورتوں میں کیا حال ہو گا جو قلبی میلان سے بڑھ کر ہیں۔ یاد رہے کہ خدا کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینوں، گمراہوں اور ظالموں کے ساتھ بلاضرورت میل جول، رسم وراہ، قلبی میلان اور محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا اور ان کی خوشامد میں رہنا عَلٰی حَسْبِ الْحال سب انتہائی سخت ممنوع ہے۔ (2)...... آیت میں بیان کی گئی وعید سے متعلق علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں "یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے تعلقات اور میل جول رکھیں، ان کے اعمال سے راضی ہوں اور ان سے محبت رکھیں اور جو=

www.dawateislami.net

گزشتہ قوموں پر نزولِ عذاب کے اسباب

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾	فَلَوْلَا	كَانَ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	تو کیوں نہیں	ہوئے

کیونکہ اللہ نیکی کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ تو تم سے پہلی گزری ہوئی

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مِنْ قَبْلِكُمْ	اُولُوْا بَقِيَّةٍ [1]	يَّنْهَوْنَ
گزری ہوئی قوموں میں سے	تم سے پہلے	فضیلت والے	وہ منع کرتے

قوموں میں سے کچھ ایسے فضیلت والے لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

عَنِ الْفَسَادِ	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّنْ	اَنْجَيْنَا	مِنْهُمْ
فساد کرنے سے	زمین میں	مگر	تھوڑے	(ان) سے جنہیں	ہم نے نجات دی	ان میں سے

فساد کرنے سے منع کرتے البتہ ان میں تھوڑے سے ایسے تھے جنہیں ہم نے نجات دی

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ

وَ	اتَّبَعَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مَآ	اُتْرِفُوْا	فِيْهِ
اور	پیچھے پڑے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	(اس کے) جو	انہیں عیش دیا گیا	اس میں

اور ظالم لوگ اسی عیش و عشرت کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا

قوموں کی ہلاکت میں قانونِ الٰہی

وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ

وَ	كَانُوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾	وَ	مَا كَانَ	رَبُّكَ	لِيُهْلِكَ
اور	وہ تھے	جرم کرنے والے	اور	نہیں ہے	تمہارے رب (کی شان کہ)	وہ ہلاک کردے

اور وہ مجرم تھے ○ اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بلاوجہ ہلاک کردے

=خود ظالم ہو تو اس کا حال ان سے کتنا بدتر ہو گا وہ خود ہی غور کر لے۔" (خازن، هود، تحت الآية: ۱۱۳، ۲/۳۷۴)

1 ...... "اُولُوْا بَقِيَّةٍ" سے مراد علماءِ ربانی ہیں: مقصد یہ ہے کہ گزشتہ قوموں کی عام گمراہی کا باعث یہ ہوا کہ ان میں علماءِ ربانی نہ رہے، اگر وہ رہتے تو اس طرح گمراہی نہ پھیلتی۔ عام لوگ اس لئے مجرم تھے کہ بدکاریاں کرتے تھے اور علماء اس لئے مجرم تھے کہ انہیں منع نہ کرتے تھے۔ اس آیت سے دو باتیں واضح ہوئیں، ایک یہ کہ نیکی کی دعوت دینا اور گناہوں سے روکنا علماء کی ذمہ داری ہے، اگر وہ یہ فریضہ سر انجام نہ دیں گے تو وہ بھی مجرم اور مستحقِ عذاب ہوں گے۔ دوسری یہ کہ=

www.dawateislami.net

ہدایت وگمراہی سے متعلق قانونِ الٰہی

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ

الْقُرٰى	بِظُلْمٍ	وَّ	اَهْلُهَا	مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	وَ	لَوْ
بستیوں کو	ظلم سے	اور (حالانکہ)	اس کے باشندے	اصلاح والے (ہوں)	اور	اگر

حالانکہ ان کے رہنے والے اچھے لوگ ہوں ○ اور اگر

شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا يَزَالُوْنَ

شَآءَ	رَبُّكَ	لَجَعَلَ	النَّاسَ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لَا يَزَالُوْنَ
چاہتا	تمہارا رب	(تو) ضرور بنا دیتا	لوگوں (کو)	ایک امت	اور	لوگ ہمیشہ رہیں گے

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور لوگ ہمیشہ

مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ لا اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ

مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ (1)	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ	رَبُّكَ	وَ	لِذٰلِكَ
اختلاف کرتے	مگر	جن پر	رحم کیا	تمہارے رب (نے)	اور	اسی کے لئے

اختلاف میں رہیں گے ○ البتہ جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور اللہ نے

جہنم جنوں اور انسانوں سے بھری جائے گی

خَلَقَهُمْ ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ

خَلَقَهُمْ	وَ	تَمَّتْ	كَلِمَةُ رَبِّكَ	لَاَمْلَئَنَّ
اس نے پیدا کیا انہیں	اور	پوری ہو چکی	تیرے رب کی بات	(کہ) بیشک میں ضرور بھر دوں گا

انہیں اسی کے لئے پیدا فرمایا ہے اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک میں ضرور

رسولوں کی خبریں سنانے کا ایک مقصد

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ كُلًّا نَّقُصُّ

جَهَنَّمَ	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ	اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	كُلًّا	نَّقُصُّ
جہنم (کو)	جنوں اور انسانوں سے	سب (سے)	اور	سب	ہم بیان کرتے ہیں

جہنم کو جنوں اور انسانوں سے ملا کر بھر دوں گا ○ اور رسولوں کی خبروں میں سے

=شروع سے اب تک یہی ہوتا آیا ہے کہ زیادہ تر مال و دولت والے ہی غفلت میں پڑتے ہیں، اس لئے عمومی طور پر مالدار لوگوں میں دینداروں کی کمی ہوتی ہے۔

(1)...... علامہ صادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اختلاف جس طرح پہلی امتوں میں موجود تھا اُسی طرح اس امت میں بھی رہے گا تو ان میں سے کوئی مومن ہو گا کوئی کافر، کوئی نیک ہوگا اور کوئی گناہگار، اسی لئے حدیث میں ہے کہ یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عنقریب تم 73 فرقوں میں بٹ جاؤ گے، جن میں سے 72 فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ ایک جنتی فرقہ اہلِ سنت وجماعت=

www.dawateislami.net

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ

عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ	مَا نُثَبِّتُ بِهٖ	فُؤَادَكَ
تم پر (تمہارے سامنے)	رسولوں کی خبروں سے	جس سے ہم قوت دیں	تمہارے دل (کو)

ہم سب تمہیں سناتے ہیں جس سے تمہارے دل کو قوت دیں

وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

وَ	جَآءَكَ	فِيْ هٰذِهٖ	الْحَقُّ (1)	وَ	مَوْعِظَةٌ (2)	وَّ	ذِكْرٰى (3)
اور	آیا تمہارے پاس	اس (سورت) میں	حق	اور	وعظ	اور	نصیحت

اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا اور مسلمانوں کے لئے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾	وَ	قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	اعْمَلُوْا
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے	تم عمل کرو

وعظ و نصیحت (آئی) ○ اور تم ایمان نہ لانے والوں سے فرماؤ: تم اپنی جگہ

کافروں کو فیصلہ کن جواب

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنَّا	عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ	انْتَظِرُوْا	اِنَّا
اپنی جگہ پر	بیشک ہم	(اپنا) عمل کرنے والے (ہیں)	اور	تم انتظار کرو	بیشک ہم (بھی)

کام کئے جاؤ، ہم اپنا کام کرتے ہیں ○ اور تم انتظار کرو، بیشک ہم بھی

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	لِلّٰهِ	غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اِلَيْهِ
انتظار کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اسی کی طرف

منتظر ہیں ○ اور آسمانوں اور زمین کے غیب اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف

اللہ کی عبادت اور اسی پر بھروسہ کرنے کی ہدایت

= ہے۔(صاوی، ہود، تحت الآیۃ: ۱۱۸، ۳/۹۳۸)

1 ...... حق سے مراد توحید و رسالت اور قیامت کے وہ دلائل ہیں جنہیں اس سورت میں بیان کیا گیا۔ 2 ...... "مَوْعِظَةٌ" کا معنی ہے جس کے ذریعے نصیحت حاصل کی جائے، یہاں اس سے مراد سابقہ امتوں کی ہلاکت کا بیان ہے جس کا ذکر اس سورت میں ہوا۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان سابقہ امتوں پر نازل ہونے والے عذاب کا سن کر اس سے عبرت حاصل کریں اور بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

www.dawateislami.net

ع۱۰

یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَیْهِ ؕ

یُرْجَعُ	الْاَمْرُ كُلُّهٗ	فَاعْبُدْهُ	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَیْهِ
لوٹایا جاتا ہے	ہر کام	تو تم عبادت کرو اس کی	اور	بھروسہ رکھو	اس پر

ہر کام لوٹایا جاتا ہے تو اس کی عبادت کرو اور اس پر بھروسہ رکھو

وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

وَ	مَا رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾
اور	تمہارا رب نہیں	غافل	(اس) سے جو	تم کام کرتے ہو

اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○

آیات: 111 — رکوع: 12

سُوْرَةُ یُوْسُف مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآن کی شان — عربی زبان میں نزولِ قرآن کی ایک حکمت

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۱﴾ (1)	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	قُرْءٰنًا
حروف مقطعات	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	بیشک	ہم نے نازل کیا اسے	قرآن

الٓرٰ، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ بیشک ہم نے اس قرآن کو

(1) ...... کتابِ مبین کا ایک معنی ہے حق و باطل کو واضح کردینے والی کتاب اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اہلِ عرب پر اس کتاب کے معانی واضح ہیں کیونکہ یہ ان کی زبان میں نازل ہوئی ہے۔

www.dawateislami.net

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعہ کی تمہید

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ

عَرَبِيًّا	لَّعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ (1)	نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ
عربی	تاکہ تم	سمجھو	ہم	بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)

عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو ○ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی

اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ

اَحْسَنَ الْقَصَصِ	بِمَآ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ
سب سے اچھا واقعہ	(اس کے) ذریعے جو	ہم نے وحی کیا	تمہاری طرف	یہ	قرآن

اس کے ذریعے ہم تمہارے سامنے سب سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے والد سے خواب بیان کرنا

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ

وَاِنْ	كُنْتَ	مِنْ قَبْلِهٖ	لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾	اِذْ	قَالَ	يُوْسُفُ
اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور بے خبروں میں سے	جب	کہا	یوسف (نے)

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً اس سے بے خبر تھے ○ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے

لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

لِاَبِيْهِ	يٰۤاَبَتِ	اِنِّيْ	رَاَيْتُ	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	وَّ	الشَّمْسَ
اپنے باپ سے	اے میرے باپ	بیشک میں (نے)	دیکھا	گیارہ ستاروں	اور	سورج

کہا: اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہدایت

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ

وَ	الْقَمَرَ	رَاَيْتُهُمْ	لِيْ	سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾	قَالَ	يٰبُنَيَّ
اور	چاند (کو)	میں نے دیکھا انہیں	اپنے لئے	سجدہ کرتے ہوئے	کہا	اے میرے بیٹے

اور چاند کو دیکھا، میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ○ فرمایا: اے میرے بچے!

1 ...... قرآنِ مجید کا مسلمانوں پر ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اسے سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کے لئے عربی زبان پر عبور ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں یا جنہیں عربی زبان پر عبور حاصل نہیں تو انہیں چاہئے کہ اہلِ حق کے مستند علماء کے تراجم اور ان کی تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ وہ قرآنِ مجید کو سمجھ سکیں۔ انہی تفاسیر میں سے ایک آسان اور عام فہم انداز میں لکھی گئی راقمُ الحروف کی تفسیر ”صراط الجنان فی تفسیر القرآن“ بھی ہے جس کا مطالعہ عوام و خواص سبھی کے لئے بہت مفید ہے۔

www.dawateislami.net

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خواب کی تعبیر

لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

لَا تَقْصُصْ [1]	رُءْيَاكَ	عَلٰۤى اِخْوَتِكَ	فَيَكِيْدُوْا
تم بیان نہ کرنا	اپنا خواب	اپنے بھائیوں پر (کے سامنے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ چال چلیں گے

اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے خلاف

لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵ وَ

لَكَ	كَيْدًا	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵	وَ
تمہارے لئے (خلاف)	کوئی چال	بیشک	شیطان	انسان کا	کھلا دشمن (ہے)	اور

کوئی سازش کریں گے۔ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ۝ اور

كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ

كَذٰلِكَ	يَجْتَبِيْكَ	رَبُّكَ	وَ	يُعَلِّمُكَ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	وَ
اسی طرح	منتخب کرلے گا تجھے	تیرا رب	اور	سکھائے گا تجھے	باتوں کا انجام نکالنا	اور

اسی طرح تیرا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور

يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا

يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ [2]	عَلَيْكَ	وَ	عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ	كَمَاۤ	اَتَمَّهَا
پوری کرے گا	اپنی نعمت	تجھ پر	اور	یعقوب کے گھر والوں پر	جس طرح	اس نے پورا کیا اسے

تجھ پر اور یعقوب کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے پہلے

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ
تمہارے باپ دادا پر	پہلے	(یعنی) ابراہیم	اور	اسحٰق (پر)	بیشک

تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت مکمل فرمائی بیشک

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بہت زیادہ محبت تھی، اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چونکہ یہ بات جانتے تھے، اس لئے آپ نے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھائیوں کے سامنے خواب بیان کرنے سے منع کیا تاکہ وہ اس کی تعبیر سمجھ کر ان کے خلاف کوئی سازش نہ کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کے بارے میں صرف اس شخص کو خبر دے کہ جو اس سے محبت رکھتا ہو یا عقلمند ہو اور اس سے حسد نہ کرتا ہو اور اگر برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے۔ 2 ...... اس آیت =

www.dawateislami.net

ع-

بیانِ واقعہ کے دوران ایک نصیحت

برادرانِ یوسف کی اظہارِ ناراضی اور باہمی مشاورت

رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ

رَبَّكَ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿۶﴾	لَقَدْ	كَانَ	فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ
تیرا رب	علم والا	حکمت والا (ہے)	ضرور بیشک	ہیں	یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں

تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں

اٰيٰتٌ لِّلسَّآىٕلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ

اٰيٰتٌ	لِّلسَّآىٕلِيْنَ ﴿۷﴾ (1)	اِذْ	قَالُوْا	لَيُوْسُفُ	وَ	اَخُوْهُ
نشانیاں	پوچھنے والوں کے لئے	جب	انہوں نے کہا	ضرور یوسف	اور	اس کا بھائی

پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ یاد کرو جب بھائی بولے: بیشک یوسف اور اس کا سگا بھائی

اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ

اَحَبُّ	اِلٰۤى اَبِيْنَا	مِنَّا	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّ
زیادہ محبوب (ہیں)	ہمارے باپ کے نزدیک	ہم سے	اور (حالانکہ)	ہم	ایک جماعت (ہیں)	بیشک

ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک

اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ﴿۸﴾ ۚۖ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ

اَبَانَا	لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ﴿۸﴾	اقْتُلُوْا	يُوْسُفَ	اَوِ اطْرَحُوْهُ
ہمارے باپ	ضرور کھلی وارفتگی (محبت) میں (ہیں)	مار ڈالو	یوسف (کو)	یا پھینک دو اسے

ہمارے والد کھلی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ○ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں

اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا

اَرْضًا	يَّخْلُ	لَكُمْ	وَجْهُ اَبِيْكُمْ (2)	وَ	تَكُوْنُوْا
(کہیں) زمین (میں)	(یوں) خالی ہو جائے گا	تمہارے لئے	تمہارے باپ کا چہرہ	اور	تم ہو جانا

پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کا چہرہ تمہاری طرف ہی رہے اور اس کے بعد تم

═ میں مذکور لفظ ''يَجْتَبِيْكَ'' سے اگر ''نبوت کے لئے منتخب فرمانا'' مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد دنیا اور آخرت کی سعادتیں عطا فرمانا ہے اور اگر ''يَجْتَبِيْكَ'' سے ''بلند درجات تک پہنچانا'' مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد نبوت عطا فرمانا ہے۔

(1)...... ان سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کے کنعان سے سرزمینِ مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ═

www.dawateislami.net

مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝۹ قَالَ قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا

مِنْۢ بَعْدِهٖ	قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝۹	قَالَ	قَآىِٕلٌ (1)	مِّنْهُمْ	لَا تَقْتُلُوْا
اس کے بعد	نیک لوگ	بولا	ایک کہنے والا	ان میں سے	تم قتل نہ کرو

پھر نیک ہو جانا ○ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسف کو

یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ

یُوْسُفَ	وَ	اَلْقُوْهُ	فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ	یَلْتَقِطْهُ
یوسف (کو)	اور	ڈال دو اسے	کنویں کی تاریکی میں	اٹھالے گا اسے

قتل نہ کرو اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کہ کوئی مسافر اسے

بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝۱۰ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

بَعْضُ السَّیَّارَةِ	اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِیْنَ ۝۱۰	قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا
مسافروں میں سے کوئی	اگر	تم ہو	کرنے والے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

اٹھالے جائے گا۔ اگر تم کچھ کرنے والے ہو ○ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

برادرانِ یوسف کی اپنی منصوبہ بندی پر عمل کی ابتداء

مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَ اِنَّا

مَا	لَكَ	لَا تَاْمَنَّا	عَلٰی یُوْسُفَ	وَ	اِنَّا
کیا ہوا	آپ کو	آپ اعتبار نہیں کرتے ہمارا	یوسف پر (کے بارے)	اور (حالانکہ)	بیشک ہم

آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملے میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم

لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا

لَهٗ	لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱	اَرْسِلْهُ	مَعَنَا	غَدًا
اس کی	یقیناً خیر خواہی کرنے والے (ہیں)	آپ بھیج دیں اسے	ہمارے ساتھ	کل

یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں ○ آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے

=السَّلَام کے بھائیوں کی یہ ساری حرکات صرف حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے تھیں، نفس کی خاطر نہ تھیں۔ اسی لئے انہیں بعد میں سچی توبہ نصیب ہوگئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین مقصد کے حصول کیلئے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں، جیسے یہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں کا مقصد والد کی محبت کا حصول تھا جو کہ منصبِ نبوت پر فائز بھی تھے لیکن انہوں نے اس کیلئے ناجائز ذریعہ اختیار کیا اور اس کی مذمت کی گئی۔

1 ...... یہ بات حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں میں سے یہودا یا رُوبیل نے کہی۔

www.dawateislami.net

يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

يَّرْتَعْ	وَ	يَلْعَبْ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾
(تاکہ) وہ پھل کھائے	اور	کھیلے	اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے محافظ ہیں ○

حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اندیشہ

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ

قَالَ	اِنِّیْ	لَیَحْزُنُنِیْۤ	اَنْ تَذْهَبُوْا	بِهٖ	وَ	اَخَافُ
کہا	بیشک میں	ضرور غمزدہ کردے گا مجھے	تمہارا لے جانا	اس کو	اور	میں ڈرتا ہوں

فرمایا: بیشک تمہارا اسے لے جانا مجھے غمگین کردے گا اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں

برادرانِ یوسف کی یقین دہانی

اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا

اَنْ	يَّاْكُلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	اَنْتُمْ	عَنْهُ	غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ (1)	قَالُوْا
(اس بات سے) کہ	کھالے اسے	بھیڑیا	اور	تم	اس سے	بے خبر رہو	انہوں نے کہا

کہ اسے بھیڑیا کھالے اور تم اس کی طرف سے بے خبر ہو جاؤ ○ انہوں نے کہا:

لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ

لَئِنْ	اَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّاۤ
ضرور اگر	کھاجائے اسے	بھیڑیا	اور (حالانکہ)	ہم	جماعت (ہیں)	(تو) بیشک ہم

اگر اسے بھیڑیا کھاجائے حالانکہ ہم ایک جماعت (موجود) ہوں جب تو ہم

بھائیوں کا اپنی تجویز پر عمل اور حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بشارت

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱٤﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ

اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱٤﴾	فَلَمَّا	ذَهَبُوْا بِهٖ	وَ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (یعنی بے کار ہوں گے)	پھر جب	وہ لے گئے اسے	اور

کسی کام کے نہ ہوئے ○ پھر جب وہ اسے لے گئے اور

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجنے کی دو وجوہات بیان فرمائیں، (1) تمہارا حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لے جانا اور ان کا تمہارے ساتھ چلے جانا مجھے غمگین کردے گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کچھ دیر کے لئے بھی ان سے جدا ہونا گوارا نہ تھا۔ (2) مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم اپنے کھانے پینے اور کھیل کود میں مصروفیت کی وجہ سے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے غافل ہو جاؤ گے اور کوئی بھیڑیا آکر انہیں کھاجائے گا۔ یہ وجہ آپ نے اس لئے بیان فرمائی تھی کہ =

www.dawateislami.net

بھائیوں کا حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے صفائی پیش کرنا

اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

اَجْمَعُوْۤا	اَنْ	یَّجْعَلُوْهُ	فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ	وَ	اَوْحَیْنَاۤ(1)
انہوں نے اتفاق کرلیا	کہ	وہ ڈال دیں اسے	کنویں کی تاریکی میں	اور	ہم نے وحی بھیجی

سب نے اتفاق کرلیا کہ اسے تاریک کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اسے

اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ

اِلَیْهِ	لَتُنَبِّئَنَّهُمْ	بِاَمْرِهِمْ هٰذَا	وَ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
اس کی طرف	ضرور تم آگاہ کروگے انہیں	ان کے اس کام سے	اور	وہ	جانتے نہ ہوں گے	اور

وحی بھیجی کہ تم ضرور انہیں ان کی یہ حرکت یاد دلاؤ گے اور اس وقت وہ جانتے نہ ہوں گے ○ اور

جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ ط قَالُوْا

جَآءُوْۤ	اَبَاهُمْ	عِشَآءً	یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾	قَالُوْا
وہ آئے	اپنے باپ (کے پاس)	رات کے وقت	روتے ہوئے	انہوں نے کہا

رات کے وقت اپنے باپ کے پاس وہ روتے ہوئے آئے ○ کہنے لگے:

یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا

یٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّا	ذَهَبْنَا	نَسْتَبِقُ	وَ	تَرَكْنَا
اے ہمارے باپ	بیشک ہم	(دور) چلے گئے	دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے	اور	ہم نے چھوڑ دیا

اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کا مقابلہ کرتے (دور) چلے گئے اور یوسف کو

یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ

یُوْسُفَ	عِنْدَ مَتَاعِنَا	فَاَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	مَاۤ اَنْتَ	بِمُؤْمِنٍ
یوسف (کو)	اپنے سامان کے پاس	تو کھا گیا اسے	بھیڑیا	اور	آپ نہیں	یقین کرنے والے

اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین

= اس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت تھے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے یا الہام کے ذریعے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ غمگین نہ ہوں، ایک دن ایسا آئے گا کہ تم ضرور انہیں ان کا یہ ظالمانہ کام یاد دلاؤ گے جو انہوں نے اِس وقت تمہارے ساتھ کیا اور وہ اُس وقت تمہیں نہ جانتے ہوں گے کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان بلند ہو گی اور آپ سلطنت و حکومت کی مسند پر ہوں گے جس کی وجہ سے وہ آپ کو پہچان نہ سکیں گے۔

www.dawateislami.net

بھائیوں کی ایک تدبیر اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طرزِ عمل

لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ

لَّنَا	وَلَوْ	كُنَّا	صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾	وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِيْصِهٖ	بِدَمٍ كَذِبٍ (1)
ہمارا	اگرچہ	ہم ہوں	سچے	اور	(لے) آئے	اس کے کرتے پر	جھوٹا خون (لگاکر)

نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ○ اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگالائے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات	تو صبر

یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے تو صبر

جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ

جَمِيْلٌ	وَ	اللّٰهُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾	وَ
اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)	(اس) پر	جو	تم بیان کررہے ہو	اور

اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ○ اور

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کنویں سے نکالنے کا قدرتی انتظام

جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ

جَآءَتْ	سَيَّارَةٌ	فَاَرْسَلُوْا	وَارِدَهُمْ	فَاَدْلٰى	دَلْوَهٗ	قَالَ
آیا	ایک قافلہ	تو انہوں نے بھیجا	اپنا پانی لانے والا	تو اس نے لٹکایا	اپنا ڈول	کہا

ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا۔ اس پانی لانے والے نے کہا:

يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ

يٰبُشْرٰى	هٰذَا	غُلٰمٌ	وَ	اَسَرُّوْهُ	بِضَاعَةً	وَ
ہائے خوشی	یہ	ایک لڑکا (ہے)	اور	انہوں نے چھپالیا اسے	سامان تجارت (قرار دے کر)	اور

کیسی خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامانِ تجارت قرار دے کر چھپالیا اور

(1)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: انہوں نے بکری کے ایک بچے کو ذبح کرکے اس کا خون حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قمیص پر لگادیا تھا لیکن قمیص کو پھاڑنا بھول گئے۔ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قمیص اپنے چہرۂ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجیب قسم کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو تو کھا گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں۔ مزید فرمایا: حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے تو میرا طریقہ عمدہ صبر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ تعالٰی ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فروخت کرنا

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ

اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	شَرَوْهُ
اللہ	جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کررہے تھے	اور	(بھائیوں نے) بیچ دیا اسے

اللہ جانتا ہے جو وہ کررہے تھے ○ اور بھائیوں نے بہت کم قیمت

بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ

بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ	دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ	وَ	كَانُوْا	فِيْهِ
کھوٹے داموں کے بدلے	گنے ہوئے درہم	اور	وہ تھے	اس (یوسف) میں

چند درہموں کے بدلے میں اسے بیچ ڈالا اور انہیں اس میں

مصری خریدار کی اپنی بیوی کو ہدایت

ع ۲

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَ قَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	قَالَ	الَّذِىْ	اشْتَرٰىهُ [1]	مِنْ مِّصْرَ
بے رغبتی کرنے والوں سے	اور	کہا	جس نے	خرید ا اسے	مصر (کے لوگوں میں) سے

کچھ رغبت نہ تھی ○ اور مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا

لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ

لِامْرَاَتِهٖ	اَكْرِمِىْ	مَثْوٰىهُ	عَسٰۤى	اَنْ	يَّنْفَعَنَاۤ
اپنی بیوی سے	اعزاز کے ساتھ اہتمام کرو	اس کی رہائش (کا)	قریب ہے	کہ	وہ نفع دے ہمیں

اس نے اپنی بیوی سے کہا: انہیں عزت سے رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسانِ الٰہی

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۫ وَ

اَوْ	نَتَّخِذَهٗ	وَلَدًا [2]	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا [3]	لِيُوْسُفَ	فِى الْاَرْضِ	وَ
یا	ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور	اسی طرح	ہم نے ٹھکانہ دیا	یوسف کو	زمین میں	اور

یا ہم انہیں بیٹا بنالیں اور اسی طرح ہم نے یوسف کو زمین میں ٹھکانہ دیا اور

1 ...... مصر کے جس شخص نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خریدا اسے لوگ عزیزِ مصر کہتے تھے اور اس کا نام قطفیر تھا۔

2 ...... قطفیر کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اس نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔

3 ...... یعنی جس طرح ہم نے قتل سے محفوظ کرکے اور کنویں سے سلامتی کے ساتھ باہر لاکر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسان فرمایا اسی طرح ہم نے انہیں مصر کی سرزمین میں ٹھکانہ دیا تاکہ ہم اسے مصر کے خزانوں پر تسلط عطا کریں اور خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھائیں۔

www.dawateislami.net

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم و حکمت عطا ہونا

لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ

لِنُعَلِّمَهٗ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	وَ	اللّٰهُ	غَالِبٌ	عَلٰۤى اَمْرِهٖ	وَ
تاکہ ہم سکھائیں اسے	باتوں کا انجام نکالنا	اور	اللہ	غالب (ہے)	اپنے کام پر	اور

تاکہ ہم اسے باتوں کا انجام سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	لَمَّا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ پہنچا	اپنی پوری قوت (بھرپور جوانی کو)

مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اور جب یوسف بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی

اٰتَيْنٰهُ	حُكْمًا (1)	وَّ	عِلْمًا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی
(تو) ہم نے دی اسے	حکمت	اور	علم	اور	اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں

تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی

عزیزِ مصر کی بیوی کی دعوتِ گناہ اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	رَاوَدَتْهُ (2)	الَّتِیْ	هُوَ
نیکی کرنے والوں (کو)	اور	پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس (عورت) نے جو	وہ (یوسف)

صلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے

فِیْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ

فِیْ بَيْتِهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	غَلَّقَتِ	الْاَبْوَابَ	وَ
اس کے گھر میں (تھا)	اس کے نفس سے (کے خلاف)	اور	اس نے بند کر دیئے	دروازے	اور

اُس نے اُنہیں اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور

1 ...... یہاں حکم سے مراد نبوت اور علم سے مراد دین میں فقاہت ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حکم سے درست بات اور علم سے خواب کی تعبیر مراد ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ چیزوں کی حقیقتوں کو جاننا علم اور علم کے مطابق عمل کرنا حکمت ہے۔

2 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی انتہائی پاکدامنی بیان فرمائی ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص543 کا مطالعہ فرمائیں۔

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ

قَالَتْ	هَيْتَ	لَكَ	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اِنَّهٗ
کہا	آؤ	(یہ) تم سے (ہی کہتی ہوں)	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	بیشک وہ (یعنی عزیز)

کہنے لگی: آؤ، (یہ) تم ہی سے کہہ رہی ہوں۔ یوسف نے جواب دیا: (ایسے کام سے) اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ

رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ

رَبِّيْۤ	اَحْسَنَ	مَثْوَايَ [1]	اِنَّهٗ
میری پرورش کرنے والا (ہے)	اس نے بہت اچھا اہتمام کیا	میری رہائش (کا)	بیشک

مجھے خریدنے والا شخص میری پرورش کرنے والا ہے، اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ بیشک

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ج

لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	هَمَّتْ	بِهٖ
فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور	ضرور بیشک	عورت نے ارادہ کیا	اس (یوسف) کا

زیادتی کرنے والے فلاح نہیں پاتے ○ اور بیشک عورت نے یوسف کا ارادہ کیا

وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ

وَ	هَمَّ	بِهَا	لَوْلَاۤ	اَنْ	رَّاٰ	بُرْهَانَ رَبِّهٖ [2]
اور	وہ ارادہ کرلیتا	اس (عورت) کا	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	اس نے دیکھ لی	اپنے رب کی دلیل

اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا۔

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ

كَذٰلِكَ	لِنَصْرِفَ	عَنْهُ	السُّوْٓءَ	وَ	الْفَحْشَآءَ	اِنَّهٗ
اسی طرح (ہم نے کیا)	تاکہ ہم پھیر دیں	اس سے	برائی	اور	بے حیائی	بیشک وہ

ہم نے اسی طرح کیا تاکہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں، بیشک وہ

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکدامنی کا بیان

1 ...... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہونا چاہئے اور اپنے مربی کا احسان ماننا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے۔

2 ...... یہاں ”اپنے رب کی دلیل“ سے مراد عصمتِ نبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاکیزہ نفوس کو برے اخلاق اور گندے افعال سے پاک پیدا کیا ہے اور پاکیزہ، مقدس اور شرافت والے اخلاق پر ان کی پیدائش فرمائی ہے، اس لئے وہ ہر ایسے کام سے باز رہتے ہیں جس کا کرنا منع ہو۔

شوہر کو دیکھ کر عورت کی شکایت

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	اسْتَبَقَا	الْبَابَ	وَ
ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے (ہے)	اور	وہ دونوں دوڑے	دروازہ (کی طرف)	اور

ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ○ اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور

قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا

قَدَّتْ	قَمِیْصَهٗ	مِنْ دُبُرٍ	وَّ	اَلْفَیَا	سَیِّدَهَا
عورت نے پھاڑ دیا	اس کا کرتا	پیچھے سے	اور	دونوں نے پایا	اس (عورت) کے شوہر (کو)

عورت نے ان کی قمیص کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے دروازے کے پاس عورت کے

لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ

لَدَا الْبَابِ	قَالَتْ	مَا	جَزَآءُ	مَنْ	اَرَادَ
دروازے کے پاس	عورت نے کہا	کیا	سزا (ہے)	(اس شخص کی) جو	ارادہ کرے

شوہر کو پایا تو عورت کہنے لگی۔ اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ

بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ

بِاَهْلِكَ	سُوْٓءًا	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّسْجَنَ	اَوْ
تیری گھر والی کے ساتھ	برائی (کا)	مگر	یہ کہ	اسے قید کر دیا جائے	یا

برائی کا ارادہ کرے؟ یہی کہ اسے قید کر دیا جائے یا

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی پاکدامنی کا اظہار

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾	قَالَ	هِیَ	رَاوَدَتْنِیْ[1]	عَنْ نَّفْسِیْ
دردناک سزا (دی جائے)	(یوسف نے) کہا	وہ	اس نے پھسلانے کی کوشش کی مجھے	میرے نفس سے

دردناک سزا (دی جائے) ○ یوسف نے فرمایا: اسی نے میرے دل کو پھسلانے کی کوشش کی ہے

1...... جب حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لئے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی براءت کا اظہار کیا اور حقیقتِ حال بیان کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے قصور شخص اپنی براءت ظاہر کرنے کے لئے کسی کے سامنے دوسرے کا قصور بیان کرسکتا ہے۔

www.dawateislami.net

وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

وَ	شَهِدَ(1)	شَاهِدٌ	مِّنْ اَهْلِهَا	اِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ
اور	گواہی دی	ایک گواہ (نے)	اس (عورت) کے گھر والوں میں سے	اگر	ہو	اس کا کرتا

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اِنْ

قُدَّ	مِنْ قُبُلٍ	فَصَدَقَتْ	وَ	هُوَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	اِنْ
پھٹا ہوا	آگے سے	تو عورت سچی ہے	اور	وہ	غلط کہنے والوں میں سے (ہے)	اور	اگر

آگے سے پھٹا ہوا ہو پھر تو عورت سچی ہے اور یہ سچے نہیں ○ اور اگر

كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

كَانَ	قَمِيْصُهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	فَكَذَبَتْ	وَ	هُوَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾
ہو	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	تو عورت جھوٹی ہے	اور	وہ	سچوں میں سے (ہے)

ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ہیں ○

عزیزِ مصر کے سامنے اصل صورتِ حال کا انکشاف

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

فَلَمَّا	رَاٰ	قَمِيْصَهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	قَالَ	اِنَّهٗ(2)
پھر جب	(عزیز نے) دیکھا	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	(تو) کہا	بیشک وہ

پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو کہا: بیشک یہ

عزیزِ مصر کی اپنی بیوی کو ڈانٹ

مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ

مِنْ كَيْدِكُنَّ	اِنَّ	كَيْدَكُنَّ	عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾	يُوْسُفُ	اَعْرِضْ
تم عورتوں کے مکر میں سے (ہے)	بیشک	تمہارا مکر	بہت بڑا (ہے)	(اے) یوسف	تم درگزر کرو

تم عورتوں کا مکر ہے۔ بیشک تمہارا مکر بہت بڑا ہے ○ اے یوسف! تم اس بات سے

(1)...... یہ گواہ ایک قول کے مطابق زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک چار مہینے کا بچہ تھا۔ اس واقعے سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بھی معلوم ہوئی کہ جب حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تہمت لگی تو ان کی پاکیزگی کی گواہی بچے سے دلوائی گئی اگرچہ یہ بھی عظیم چیز ہے لیکن جب سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگی تو چونکہ وہ معاملہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت کا بھی تھا اس لئے حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عفت و عصمت اور پاکیزگی کی گواہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود دی۔ (2)...... اس سے زلیخا کی وہ بات مراد=

www.dawateislami.net

عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ

عَنْ هٰذَا (1)	وَ	اسْتَغْفِرِيْ	لِذَنْۢبِكِ	اِنَّكِ	كُنْتِ
اس (بات) سے	اور	(اے عورت) معافی مانگ	اپنے گناہ کی	بیشک تو (ہی)	ہے

در گزر کرو اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بیشک تو ہی

مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ع ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ

عزیزِ مصر کی بیوی کے عشق کا چرچا

ع ۳ / ۱۴

مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَ	نِسْوَةٌ	فِي الْمَدِيْنَةِ	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ
خطاکاروں میں سے	اور	کہا	کچھ عورتوں (نے)	شہر میں	عزیز کی عورت

خطاکاروں میں سے ہے ○ اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا: عزیز کی بیوی

تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

تُرَاوِدُ	فَتٰىهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	قَدْ	شَغَفَهَا
پھسلانے کی کوشش کرتی ہے	اپنے نوجوان (کو)	اس کے نفس سے	بیشک	(دل میں) سما گئی ہے اس کے

اپنے نوجوان کا دل لبھانے کی کوشش کرتی ہے، بیشک ان کی محبت اس کے دل میں

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا

حسنِ یوسف دیکھ کر عورتوں کا ہاتھ کاٹ لینا

حُبًّا	اِنَّا	لَنَرٰىهَا	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾	فَلَمَّا
(نوجوان کی) محبت	بیشک ہم	ضرور دیکھ رہے ہیں اسے	کھلی وارفتگی (محبت) میں	تو جب

سما گئی ہے، ہم تو اس عورت کو کھلی محبت میں گم دیکھ رہے ہیں ○ تو جب

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ

سَمِعَتْ	بِمَكْرِهِنَّ	اَرْسَلَتْ	اِلَيْهِنَّ	وَ	اَعْتَدَتْ
اس عورت نے سنا	ان کی بات کو	(تو) پیغام بھیجا	ان کی طرف	اور	تیار کردیں

اس عورت نے ان کی بات سنی تو ان عورتوں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے

ــــ ہے جو اس نے کہی تھی کہ ”اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے؟“

(1)...... جب عزیزِ مصر کے سامنے زلیخا کی خیانت اور حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی براءت ثابت ہوگئی تو اس نے پہلے حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح معذرت کی ”اے یوسف! تم اس بات سے در گزر کرو اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو۔“ پھر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ”اے عورت! تو اللہ تعالٰی سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ جو تو نے حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری ہیں۔ ــــ

www.dawateislami.net

لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ

لَهُنَّ	مُتَّكَاً	وَّ	اٰتَتْ	كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ	سِكِّيْنًا	وَّ	قَالَتِ	اخْرُجْ
ان کے لئے	مسندیں	اور	دی	ان میں سے ہر ایک کو	چھری	اور	کہا	نکل آ

تکیہ لگا کر بیٹھنے کی نشستیں تیار کر دیں اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا:

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ

عَلَيْهِنَّ	فَلَمَّا	رَاَيْنَهٗۤ	اَكْبَرْنَهٗ	وَ
ان پر (کے سامنے)	توجب	عورتوں نے دیکھا اسے	(تو) بڑائی بولنے لگیں اس کی	اور

ان کے سامنے نکل آیئے تو جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اس کی بڑائی پکار اُٹھیں اور

قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ

قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	وَ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ	مَا	هٰذَا	بَشَرًا
انہوں نے کاٹ لئے	اپنے ہاتھ	اور	کہنے لگیں	اللہ کے لئے پاکی ہے	نہیں	یہ	کوئی انسان

اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اٹھیں سُبْحَانَ اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	مَلَكٌ	كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾	قَالَتْ	فَذٰلِكُنَّ	الَّذِيْ
نہیں	یہ	مگر	کوئی فرشتہ	بڑی عزت والا	(زلیخا نے) کہا	تو یہ ہیں	وہ جو

یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے ○ زلیخا نے کہا: تو یہ ہیں وہ جن کے بارے میں

زلیخا کی حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دعوت

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ

لُمْتُنَّنِيْ	فِيْهِ	وَ	لَقَدْ	رَاوَدْتُّهٗ
تم طعنہ دیتی تھیں مجھے	اس کے بارے میں	اور	ضرور بیشک	میں نے پھسلانے کی کوشش کی اسے

تم مجھے طعنہ دیتی تھیں اور بیشک میں نے ان کا دل

═ نیز اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کا ارادہ کرنے کی وجہ سے بیشک تو ہی خطا کاروں میں سے ہے۔“

www.dawateislami.net

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں دعا

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَىٕنْ لَّمْ یَفْعَلْ

عَنْ نَّفْسِهٖ	فَاسْتَعْصَمَ	وَ	لَىٕنْ	لَّمْ یَفْعَلْ
اس کے نفس سے	تو انہوں نے خود کو بچالیا	اور	ضرور اگر	وہ نہ کریں گے

لبھانا چاہا تو اِنہوں نے اپنے آپ کو بچالیا اور بیشک اگر یہ وہ کام نہ کریں گے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا

مَاۤ	اٰمُرُهٗ	لَیُسْجَنَنَّ	وَ	لَیَكُوْنًا
(اسے) جو	میں کہتی ہوں ان سے	(تو) ضرور انہیں قید میں ڈالا جائے گا	اور	وہ ضرور ہوں گے

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں ڈالے جائیں گے اور ضرور

مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	رَبِّ	السِّجْنُ	اَحَبُّ [1]
ذلت اٹھانے والوں میں سے	(یوسف نے) عرض کی	اے میرے رب	قید خانہ	زیادہ پسند ہے

ذلت اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ○ یوسف نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اس کام کی بجائے

اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ

اِلَیَّ	مِمَّا	یَدْعُوْنَنِیْۤ	اِلَیْهِ	وَ	اِلَّا تَصْرِفْ	عَنِّیْ
مجھے	(اس) سے جو	وہ بلا رہی ہیں مجھے	اس کی طرف	اور	اگر تو نہ پھیرے گا	مجھ سے

قید خانہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر و فریب

كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾

كَیْدَهُنَّ	اَصْبُ	اِلَیْهِنَّ	وَ	اَكُنْ	مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾ [2]
ان کا مکر	(تو) میں مائل ہو جاؤں گا	ان کی طرف	اور	ہو جاؤں گا	نادانوں میں سے

نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا ○

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گناہ کرنے کی بجائے قید خانے میں جانے کو پسند کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے گناہ کے مقابلے میں مصیبت برداشت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ 2 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اور گناہوں سے قطعی معصوم ہیں اس کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس قدر عاجزی کا اظہار کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان خود کو شیطان کے وار اور گناہوں سے محفوظ نہ سمجھے اور بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری کے ساتھ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا رہے۔

www.dawateislami.net

دعائے یوسف کی قبولیت

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ

فَاسْتَجَابَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	فَصَرَفَ	عَنْهُ	كَيْدَهُنَّ
تو دعا قبول کرلی	اس کی	اس کے رب (نے)	تو پھیر دیا	اس سے	ان (عورتوں) کا مکر

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر و فریب پھیر دیا،

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قید خانے میں ڈالنے کا فیصلہ

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ

اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿٣٤﴾	ثُمَّ	بَدَا	لَهُمْ
بیشک	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	پھر	ظاہر ہوا (سمجھ آیا)	ان کے لئے (انہیں)

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ پھر سب نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی

مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ

مِّنْۢ بَعْدِ	مَا	رَاَوُا	الْاٰيٰتِ	لَيَسْجُنُنَّهٗ
(اس کے) بعد	کہ	انہوں نے دیکھ لیں	سب نشانیاں	ضرور وہ قید خانے میں ڈال دیں اسے

انہیں یہی سمجھ آئی کہ وہ ضرور ایک مدت تک کیلئے اسے قید خانہ میں

قید خانے میں دو قیدیوں کا خواب بیان کرنا

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٣٥﴾	وَ	دَخَلَ	مَعَهُ	السِّجْنَ	فَتَيٰنِ (1)
ایک مدت تک	اور	داخل ہوئے	اس کے ساتھ	قید خانہ (میں)	دو نوجوان

ڈال دیں ○ اور یوسف کے ساتھ قید خانے میں دو جوان بھی داخل ہوئے۔

قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ

قَالَ	اَحَدُهُمَاۤ	اِنِّيْۤ	اَرٰىنِيْۤ	اَعْصِرُ
کہا	ان میں سے ایک (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)	میں نچوڑ رہا ہوں

ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب

(1)......ان دو جوانوں میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید کے باورچی خانے کا انچارج تھا اور دوسرا اس کا ساقی، ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اور اس جرم میں دونوں قید کر دیئے گئے۔

www.dawateislami.net

خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ

خَمْرًا	وَ	قَالَ	الْاٰخَرُ	اِنِّیْۤ	اَرٰىنِیْۤ
شراب	اور	کہا	دوسرے (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)

کشید کررہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ

اَحْمِلُ	فَوْقَ رَاْسِیْ	خُبْزًا	تَاْكُلُ	الطَّیْرُ	مِنْهُ
میں نے اٹھائی ہوئی ہیں	اپنے سر کے اوپر	کچھ روٹیاں	کھا رہے ہیں	پرندے	اس سے

میں اپنے سر پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔

نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ

نَبِّئْنَا	بِتَاْوِیْلِهٖ	اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾	قَالَ
ہمیں آگاہ کرو	اس کی تعبیر سے	بیشک	ہم دیکھتے ہیں تجھے	نیکی کرنے والوں میں سے	فرمایا

(اے یوسف!) آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ بیشک ہم آپ کو نیک آدمی دیکھتے ہیں ○ فرمایا:

لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا

لَا یَاْتِیْكُمَا	طَعَامٌ	تُرْزَقٰنِهٖۤ	اِلَّا	نَبَّاْتُكُمَا
نہیں آئے گا تمہارے پاس	کھانا	(جو) تمہیں دیا جاتا ہے وہ	مگر	میں آگاہ کردوں گا تمہیں

تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ تمہارے پاس نہیں آئے گا مگر یہ کہ

بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

بِتَاْوِیْلِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	یَّاْتِیَكُمَا	ذٰلِكُمَا[1]	مِمَّا
اس کی تعبیر سے	(اس سے) پہلے	کہ	وہ آئے تمہارے پاس	یہ (ہے)	(اس علم میں) سے جو

اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اظہار

[1] ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات سن کر ان دونوں قیدیوں نے کہا: یہ علم تو کاہنوں اور نجومیوں کے پاس ہوتا ہے، آپ کے پاس یہ علم کہاں سے آیا؟ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں کاہن یا نجومی نہیں ہوں، جس کے بارے میں، میں تمہیں خبر دوں گا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے۔

www.dawateislami.net

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

عَلَّمَنِیْ	رَبِّیْ	اِنِّیْ	تَرَكْتُ	مِلَّةَ قَوْمٍ
سکھایا مجھے	میرے رب (نے)	بیشک میں (نے)	چھوڑے رکھا	(ان) لوگوں کا دین

مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کے دین کو نہ مانا

لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

لَّا یُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ
(جو) ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور	وہ	آخرت کا	وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ

اتَّبَعْتُ[1]	مِلَّةَ اٰبَآءِیْ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ
میں نے پیروی کی	اپنے باپ داداکے دین	ابراہیم	اور	اسحاق	اور	یعقوب (کے دین کی)

میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین ہی کی پیروی کی۔

مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ

مَا كَانَ	لَنَاۤ	اَنْ	نُّشْرِكَ	بِاللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	ذٰلِكَ
نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم شریک ٹھہرائیں	اللہ کا	کسی چیز (کو)	یہ

ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں، یہ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	عَلَیْنَا	وَ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
اللہ کے فضل میں سے (ہے)	ہم پر	اور	لوگوں پر	اور	لیکن	اکثر لوگ

ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا ایک فضل ہے مگر اکثر لوگ

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جیل میں تبلیغِ دین فرمانا

[1] ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے معجزے کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ آپ خاندانِ نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، جن کا بلند مرتبہ دنیا میں مشہور ہے۔ اس سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت مانیں۔

www.dawateislami.net

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعوتِ توحید

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾	يٰصَاحِبَيِ	السِّجْنِ	ءَاَرْبَابٌ	مُّتَفَرِّقُوْنَ
شکر نہیں کرتے	اے میرے دونوں ساتھیو	قید خانے (کے)	کیا بہت سے رب	جدا جدا

شکر نہیں کرتے ○ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب

خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ

خَيْرٌ	اَمِ	اللّٰهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ (1)	مَا تَعْبُدُوْنَ
اچھے (ہیں)	یا	ایک اللّٰہ	(جو) سب پر غالب (ہے)	تم عبادت نہیں کرتے

اچھے ہیں یا ایک اللّٰہ جو سب پر غالب ہے؟ ○ تم اس کے سوا صرف

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَسْمَآءً	سَمَّيْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ
اس کے سوا	مگر	چند ناموں (کی)	رکھ لیا ہے انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

ایسے ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں،

مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

مَّاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ
نہیں نازل کی	اللّٰہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	نہیں حکم	مگر	اللّٰہ کا

اللّٰہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ حکم تو صرف اللّٰہ کا ہے۔

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

اَمَرَ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِيَّاهُ	ذٰلِكَ	الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
اس نے حکم دیا	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	یہی	سیدھا دین (ہے)

اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہ سیدھا دین ہے

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے نرم الفاظ کے ساتھ ان دو افراد کو اسلام قبول کرنے کی طرف مائل کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ میں الفاظ نرم اور دلائل مضبوط استعمال کرنے چاہئیں۔

www.dawateislami.net

قیدیوں کے خواب کی تعبیر

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾	یٰصَاحِبَیِ
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اے میرے دونوں ساتھیو

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اے قید خانے کے

السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ

السِّجْنِ	اَمَّاۤ	اَحَدُكُمَا	فَیَسْقِیْ	رَبَّهٗ
قید خانے (کے)	بہر حال	تم میں سے ایک	تو وہ پلائے گا	اپنے مربی (یعنی بادشاہ کو)

دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب

خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ

خَمْرًا	وَ	اَمَّا	الْاٰخَرُ	فَیُصْلَبُ	فَتَاْكُلُ	الطَّیْرُ
شراب	اور	بہر حال	دوسرا	تو اسے سولی دی جائے گی	پھر کھالیں گے	پرندے

پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو اسے سولی دی جائے گی پھر پرندے

مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ ؕ

مِنْ رَّاْسِهٖ	قُضِیَ (1)	الْاَمْرُ	الَّذِیْ فِیْهِ	تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾
اس کے سر سے	فیصلہ ہو چکا	(اس) کام (کا)	جس کے بارے میں	تم دونوں نے پوچھا تھا

اس کا سر کھالیں گے۔ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا ○

قید سے آزادی کی ایک تدبیر اور تقدیر الٰہی

وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

وَ	قَالَ	لِلَّذِیْ	ظَنَّ	اَنَّهٗ	نَاجٍ	مِّنْهُمَا
اور	کہا	(اس) سے جسے	سمجھا	کہ وہ	بچ جانے والا (ہے)	ان دونوں میں سے

اور یوسف نے جس کے بارے میں گمان کیا کہ ان دونوں میں سے وہ بچ جائے گا اسے فرمایا:

1 ...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے۔ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا اور جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہوگا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ خبر ٹل نہیں سکتی۔ (خازن، یوسف، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/۲۱)

www.dawateislami.net

۵ رکوع ۱۵

بادشاہ کا خواب دیکھنا اور تعبیر پوچھنا

اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ

اذْكُرْنِيْ	عِنْدَ رَبِّكَ	فَاَنْسٰىهُ	الشَّيْطٰنُ
تم ذکر کرنا میرا	اپنے مربی (بادشاہ) کے پاس	توبھلادیا اسے	شیطان (نے)

اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے اپنے بادشاہ کے سامنے

ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَ

ذِكْرَ رَبِّهٖ	فَلَبِثَ	فِي السِّجْنِ	بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ [1]	وَ
اس کے مربی (بادشاہ) سے ذکر کرنا	تو (یوسف) ٹھہرا رہا	قید خانے میں	کئی سال	اور

یوسف کا ذکر کرنا بھلادیا تو یوسف کئی برس اور جیل میں رہے ○ اور

قَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ

قَالَ	الْمَلِكُ	اِنِّيْۤ	اَرٰى	سَبْعَ بَقَرٰتٍ	سِمَانٍ	يَّاْكُلُهُنَّ
کہا	بادشاہ (نے)	بیشک میں (نے)	دیکھیں	سات گائیں	موٹی	کھارہی ہیں انہیں

بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا

سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ	سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ	يٰۤاَيُّهَا
سات	پتلی گائیں	اور	سات سرسبز بالیاں (دیکھیں)	اور	دوسری	خشک (بالیاں)	اے

کھارہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور دوسری خشک بالیاں دیکھیں۔ اے

الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

الْمَلَاُ	اَفْتُوْنِيْ	فِيْ رُءْيَايَ	اِنْ	كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾
درباریو	جواب دو مجھے	میرے خواب کے بارے میں	اگر	تم خواب کی تعبیر بتاتے ہو

درباریو! اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو تو میرے خواب کے بارے میں مجھے جواب دو○

[1]......اکثر مفسرین کے نزدیک اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے۔ یہ مدت گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے جادوگروں، کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کرکے ان سے اپنا خواب بیان کیا۔

www.dawateislami.net

درباریوں کا بادشاہ کو جواب

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾

قَالُوْۤا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ	وَ	مَا نَحْنُ	بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ	بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾
انہوں نے کہا	(یہ) جھوٹے خواب (ہیں)	اور	ہم نہیں	خوابوں کی تعبیر کو	جاننے والے

انہوں نے کہا: یہ جھوٹے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ○

شاہی ساقی کی درباریوں کے سامنے ایک پیشکش

وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا

وَ	قَالَ	الَّذِیْ	نَجَا[1]	مِنْهُمَا	وَ ادَّكَرَ	بَعْدَ اُمَّةٍ	اَنَا
اور	اس نے کہا	جو	بچا تھا	ان دونوں میں سے	اور اسے یاد آیا	ایک مدت کے بعد	میں

اور دو قیدیوں میں سے بچ جانے والے نے کہا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا: میں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خواب کی تعبیر بیان کرنے کی درخواست

اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ

اُنَبِّئُكُمْ	بِتَاْوِیْلِهٖ	فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾	یُوْسُفُ	اَیُّهَا	الصِّدِّیْقُ
آگاہ کروں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے	پس تم بھیج دو مجھے	(اے) یوسف	اے	صدیق

تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا، تم مجھے (یوسف کے پاس) بھیج دو ○ اے یوسف! اے صدیق!

اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ

اَفْتِنَا	فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	یَّاْكُلُهُنَّ	سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ
ہمیں جواب دو	سات موٹی گایوں کے بارے میں	کھا رہی ہیں انہیں	سات	پتلی گائیں	اور

ہمیں ان سات موٹی گایوں کے بارے میں تعبیر بتائیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی تھیں اور

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	یٰبِسٰتٍ	لَّعَلِّیْۤ	اَرْجِعُ
سات سرسبز بالیوں	اور	دوسری	خشک (بالیوں کے بارے میں)	تاکہ میں	لوٹ کر جاؤں

سات سرسبز بالیوں اور دوسری خشک بالیوں کے بارے میں تاکہ میں لوگوں کی طرف

1 ......بچ جانے والے سے مراد شراب پلانے والا وہ شخص ہے جس نے اپنے ساتھی کچن کے انچارج کی ہلاکت کے بعد قید سے نجات پائی تھی اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا۔

www.dawateislami.net

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ

اِلَى النَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾	قَالَ	تَزْرَعُوْنَ	سَبْعَ سِنِيْنَ
لوگوں کی طرف	تاکہ وہ	جان لیں	(یوسف نے) فرمایا	تم کھیتی باڑی کروگے	سات سال

لوٹ کر جاؤں تاکہ وہ جان لیں ○ یوسف نے فرمایا: تم سات سال تک لگاتار کھیتی باڑی کروگے

دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

دَاَبًا	فَمَا	حَصَدْتُّمْ	فَذَرُوْهُ	فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ (1)	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا
لگاتار	توجو	تم کاٹ لو	تو چھوڑ دو اسے	اس کی بالی میں	مگر	تھوڑا	(اس غلے میں) سے جو

توتم جو کاٹ لو اسے اس کی بالی کے اندر ہی رہنے دو سوائے اس تھوڑے سے غلے کے جو

تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ

تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾	ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	سَبْعٌ	شِدَادٌ	يَّاْكُلْنَ
تم کھاؤ گے	پھر	آئیں گے	اس کے بعد	سات (سال)	سخت	وہ کھا جائیں گے

تم کھالو ○ پھر اس کے بعد سات برس سخت آئیں گے جو اس غلے کو

مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾

مَا	قَدَّمْتُمْ (2)	لَهُنَّ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا	تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾
وہ جو	تم نے پہلے جمع کیا ہوگا	ان کے لئے	مگر	تھوڑا	(اس میں) سے جو	تم محفوظ کرلوگے

کھا جائیں گے جو تم نے ان سالوں کے لیے پہلے جمع کر رکھا ہوگا مگر تھوڑا سا (بچ جائے گا) جو تم بچالوگے ○

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ

ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	عَامٌ	فِيْهِ	يُغَاثُ	النَّاسُ
پھر	آئے گا	اس کے بعد	ایک سال	اس میں	بارش دی جائے گی	لوگوں (کو)

پھر ان سات سالوں کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو بارش دی جائے گی

1...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کاشت کاری کا ایسا قاعدہ بیان فرمایا جو کامل کاشت کار کو ہی معلوم ہوتا ہے کہ بالی یا بھوسے میں گندم کی حفاظت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نبی دینی رازوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی رازوں سے بھی خبردار ہوتے ہیں۔ 2...... حفاظتی تدابیر کے طور پر آئندہ کے لئے کچھ بچا کر رکھنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ حکومت کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ اناج اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ملکی ذخائر کا جائزہ لیتے رہیں اور اس کے مطابق حکمتِ عملی ترتیب دیں بلکہ زرِ مبادلہ کے جو ذخائر جمع کرکے رکھے جاتے ہیں اُن کی اصل بھی اس آیت سے نکالی جاسکتی ہے۔ اسی طرح کسی شخص کا=

بادشاہ کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دعوت اور آپ کا جواب

وَ فِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ؑ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ

وَ	فِیْهِ	یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِیْ بِهٖ
اور	اس میں	وہ (رس) نچوڑیں گے	اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لے کر آؤ میرے پاس اسے

اور اس میں رس نچوڑیں گے ○ اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْــٴَـلْهُ

فَلَمَّا	جَآءَهُ	الرَّسُوْلُ	قَالَ	ارْجِعْ	اِلٰى رَبِّكَ	فَسْــٴَـلْهُ
تو جب	آیا ان کے پاس	قاصد	فرمایا	تم لوٹ جاؤ	اپنے بادشاہ کی طرف	پھر پوچھو اس سے

تو جب ان کے پاس قاصد آیا تو یوسف نے فرمایا: اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ پھر اس سے پوچھو

مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّیْ

مَا	بَالُ النِّسْوَةِ [1]	الّٰتِیْ	قَطَّعْنَ	اَیْدِیَهُنَّ	اِنَّ	رَبِّیْ
کیا ہے	(ان) عورتوں کا حال	جنہوں نے	کاٹ لئے تھے	اپنے ہاتھ	بیشک	میرا رب

کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک میرا رب

عورتوں سے واقعے کی تحقیق اور ان کا اعترافِ حق

بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ

بِكَیْدِهِنَّ	عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾	قَالَ	مَا	خَطْبُكُنَّ	اِذْ
ان کے مکر کو	جاننے والا (ہے)	(بادشاہ نے) کہا	(اے عورتو) کیا تھا	تمہارا حال	جب

ان کے مکر کو جانتا ہے ○ بادشاہ نے کہا: اے عورتو! تمہارا کیا حال تھا جب

رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

رَاوَدْتُّنَّ	یُوْسُفَ	عَنْ نَّفْسِهٖ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ
تم نے پھسلانا چاہا	یوسف (کو)	اس کے نفس سے	انہوں نے کہا	اللہ کے لئے پاکی ہے

تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا۔ انہوں نے کہا: سُبْحَانَ الله!

ع

=ان لوگوں کے لئے کچھ بچا کر رکھنا جن کا نان نفقہ اس کے ذمے ہے، یہ بھی توکل کے خلاف نہیں۔

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی براءت اور بے گناہی ظاہر ہوجائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ لمبی قید بلاوجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو الزام لگانے کا موقع نہ ملے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تہمت دور کرنے میں کوشش کرنا ضروری ہے۔

www.dawateislami.net

مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ

مَا عَلِمْنَا	عَلَیْهِ	مِنْ سُوْٓءٍ	قَالَتِ	امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ	الْـٰٔنَ
ہم نے نہیں پائی	اس پر (میں)	کوئی برائی	کہا	عزیز کی عورت (نے)	اب

ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی عورت نے کہا: اب

حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

حَصْحَصَ	الْحَقُّ	اَنَا	رَاوَدْتُّهٗ[1]	عَنْ نَّفْسِهٖ
ظاہر ہوگیا	حق	میں (نے ہی)	پھسلانا چاہا اسے	اس کے نفس سے

اصل بات کھل گئی۔ میں نے ہی ان کا دل لبھانا چاہا تھا

وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ

وَ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾	ذٰلِكَ	لِیَعْلَمَ
اور	بیشک وہ	ضرور سچوں میں سے (ہے)	(یوسف نے کہا) یہ	(اس لئے کیا) تاکہ عزیز جان لے

اور بیشک وہ سچے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ عزیز کو

اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ

اَنِّیْ	لَمْ اَخُنْهُ[2]	بِالْغَیْبِ	وَ	اَنَّ
کہ میں (نے)	خیانت نہیں کی اس کی	غیر موجودگی میں	اور	بیشک

معلوم ہوجائے کہ میں نے اس کی عدمِ موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور

اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۲﴾

اللّٰهَ	لَا یَهْدِیْ	كَیْدَ الْخَآىٕنِیْنَ ﴿۵۲﴾
اللہ	راہ نہیں دیتا (چلنے نہیں دیتا)	خیانت کرنے والوں کے مکر (کو)

اللہ خیانت کرنے والوں کا مکر نہیں چلنے دیتا ○

عورتوں سے تحقیق کا مطالبہ کرنے کا مقصد

[1] ...... حضرت زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے قصور کا اعتراف کرلیا اور قصور کا اقرار توبہ ہے۔ لہٰذا اب حضرت زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو برے لفظوں سے یاد کرنا حرام ہے کیونکہ وہ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحابیہ بنیں اور عزیزِ مصر کی موت کے بعد ان کی قابلِ احترام بیوی بنی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے قصوروں کا ذکر فرماکر ان پر غضب ظاہر نہ فرمایا کیونکہ وہ توبہ کرچکی تھیں اور توبہ کرنے والا گنہگار بالکل بے گناہ کی طرح ہوتا ہے۔

[2] ...... اخلاقی خیانت انتہائی مذموم وصف ہے اس سے ہر ایک کو بچنا چاہئے اور اخلاقی امانتداری ایک قابلِ تعریف وصف ہے جسے ہر ایک کو اختیار کرنا چاہئے۔

www.dawateislami.net